87

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ ۲۶ شہادۃ ۱۳۳۶ھش ۲۶ اپریل ۱۹۵۷ء نمبر ۱۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع۔

ربوہ ۲۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل ڈاکٹر عبدالحق صاحب ڈنٹل سرجن لاہور نے حضور کے مسوڑھے میں چیرا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے رمضان کے اس مبارک عشرہ میں خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں فرمائیں ÷

اردن نے شام کے ساتھ اپنی سرحد بند کردی

بحران پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائیگی (شاہ حسین)

عمان ۲۵ اپریل۔ عمان اور بعض دوسرے شہروں میں مظاہروں، فسادات اور وسیع پیمانے پر ہڑتال کے بعد کل اردن نے شام کے ساتھ اپنی سرحد بند کردی۔ کل یہ خبر سب سے پہلے دمشق ریڈیو نے نشر کی۔ اس نے اعلان کیا کہ اردن کے حکام نے ساڑھے چھ بجے شام سے شام اور اردن کی درمیانی سرحد بند کردی ہے۔ ریڈیو نے مزید اعلان کیا کہ حکومت اردن کے اس اقدام سے شام کو سخت تعجب ہوا ہے۔ کل جناب حسین خالدی کی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے شاہ حسین نے ایک بیان میں ان کی تمام ذمہ داری بین الاقوامی کمیونزم پر ڈالی ہے۔ انہوں نے کل ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ موجودہ فسادات کی ذمہ داری بائیں بازو کی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے۔ ان جماعتوں نے منظم طور پر عوام کو حکومت کے خلاف ابھار کر ناخوشگوار حالات پیدا کئے ہیں۔

انہوں نے فوج میں بھی اثر و نفوذ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جسے ناکام بنا دیا گیا۔ یہ عناصر ہر طرح سے ملک کو تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ان کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائے گی۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو مارشل لا نافذ کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

مزید برآں دیگر انتظامات کے علاوہ شام اور مصر کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر بھی اختیار کی گئی ہیں۔ شاہ نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ ملک میں جو سیاسی بحران رونما ہوا ہے وہ ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوا۔ اس پر قابو پانے کے لئے حکومت میں بعض اور تبدیلیاں کرنی ہوں گی۔ جن کے بارے میں آئندہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اعلان کردیا جائے گا۔ شاہ حسین کے اس اعلان کے بعد مشرق وسطیٰ کی نیوز ایجنسیوں نے نیم سرکاری حلقوں کے حوالے سے یہ خبر دی۔ کہ وزیراعظم ڈاکٹر حسین خالدی کی کابینہ مستعفی ہوگئی ہے۔ اور آج سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کردیا جائے گا ÷

دعائے خاص کی تحریک

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) رتن باغ لاہور سے برادران جماعت کی خدمت میں دعا کی خاص تحریک کرتے ہوئے اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتی ہیں۔

"میں عمومی رنگ میں سب کے لئے بالالتزام دعا کرتی ہوں۔ اور خصوصاً جو بھائی خاص تکالیف کے دُور ہونے اور حصول مقاصد کے لئے دعا کے واسطے لکھتے ہیں۔ یا جن کی طرف سے دعا کا اعلان الفضل میں شائع ہوتا ہے۔ ان کے لئے بفضلہ تعالیٰ برابر دعا کر رہی ہوں۔"

احباب جماعت رمضان کے آخری مبارک عشرہ میں جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ وہاں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بابرکت وجود کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اسی طرح آپ کے عزیزوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی احباب اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے آمین

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۵ اپریل ۵۷ء کے صفحہ ۲ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مضمون "رمضان کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم اول میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں "ایقظ اھلہ" کی بجائے غلطی سے "ایقض اھلہ" چھپ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں (ادارہ)

محترم پروفیسر علی احمد صاحب کیلئے دعا کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی محترم جناب پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ بیماری طول پکڑتی جارہی ہے۔ اگرچہ کچھ افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بحالئ صحت کی رفتار بہت سست ہے۔ احباب کرام آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ÷

"اقوام متحدہ اور اس کے منشور کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے" (سہروردی)

ٹوکیو ۲۵ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور اس کے منشور کی مسلسل خلاف ورزی کرنے سے دنیا میں ایٹمی جنگ شروع ہوجانے کا خطرہ ہے۔ آپ کل رات وزیراعظم جاپان کی طرف سے دی گئی خاص دعوت میں ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ تمام ممبر ممالک کو اقوام متحدہ کے منشور اور اس کے فیصلوں کی پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ اور اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا دیانتداری سے ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ شدید جھگڑے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ جن کے نتیجہ میں ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان کے عوام جنگ کے تصور سے نفرت کرتے ہیں۔ ان کا بھی اہل جاپان کی طرح یہی خیال ہے۔ کہ ایٹمی جنگ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ دوران تقریر میں آپ نے نوآبادیاتی نظام کی پرزور مذمت کی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اپریل ١٩٥٧ء

نقل را عقل باید

یہاں بعض لوگ یہ غلط ادعا کرتے ہیں کہ انہوں نے "دین فہمی" کی نئی تحریک چلائی ہے۔ حالانکہ ان کے متعلق دینی اہل علم حضرات کا متفقہ فتوے ہے کہ یہ تحریک "احمدیت کی نقالی" کے سوا کچھ نہیں۔ ہم تو اس کے متعلق صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ "نقل را عقل باید"

دین فہمی ہی کو لے لیجئے۔ اس تحریک کے ایک ہفت روزہ ترجمان ایشیا نے اپنی حالیہ اشاعت میں "سیر و سفر" کے کالموں میں "احمدیت" پر ایک ذہنی مزاحیہ تحریر فرمایا ہے لکھتا ہے۔

"قرآن مجید کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل اللہ تعالٰے نے یہ قرار دی ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ اگر یہ کتاب صداقت اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نازل کی ہوئی ہوتی۔ تو اس میں بے حساب اختلاف پایا جاتا.....

قادیانی تحریک کے بطلان کے لئے حقیقت میں یہی ایک دلیل کافی ہے مرزا صاحب تو اس بھول بھلیاں کو کھڑا کر کے تشریف لے گئے۔ اور جس ذہنی خلفشار میں وہ خود مبتلا رہے تھے۔ اب ان کی امت اس میں مبتلا ہے۔ چالیس پینتالیس برس ہو رہے ہیں قادیانی تحریک کے برگ و بار پھول اور کانٹے آپس میں اس بات پر الجھ رہے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کیا عقائد تھے۔ وہ مدعی نبوت تھے یا نہیں۔ انہوں نے نبوت کا دعوے کیا تھا تو کس قسم کی نبوت کا۔ ان کے دعوے کو کوئی مسلمان نہ مانے تو وہ ان کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے یا فاسق۔ اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ یا وہ مسلمان ہی رہے گا۔ عام مسلمانوں کے بچوں کے جنازے کی نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔ ان سے رشتۂ ازدواج و نکاح درست ہے یا نادرست۔ لاہوری اور قادیانی تم لڑی آپس میں گتھم گتھا ہیں۔ ادھر پکڑ ہو رہی ہے۔ پہلوانی کے داؤ پیچ جاری ہیں۔ دونوں فریق پسینہ پسینہ ہیں۔ ہانپ رہے ہیں تکان کے مارے چور چور ہیں۔ مگر یہ کشتی عجب طور کشتی ہے۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔" (ایشیا ۲۴ اپریل ١٩٥٧ء صٓ)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لئے درج کیا ہے۔ تاکہ "سیر و سفر" کی دین فہمی سمجھنے میں آسانی ہو۔ آپ قرآن کریم کی آیہ کریمہ

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

پیش کر کے کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم میں کوئی تضاد نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ پیش کر کے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو میں بعض مسائل کے سمجھنے میں اختلاف ہے۔ یہ فتوے صادر کر دیتے ہیں۔ کہ

"تحریک قادیانی کے بطلان کے لئے حقیقت میں یہی ایک دلیل کافی ہے"

دوسرے لفظوں میں اللہ تعالٰے نے تو مندرجہ بالا دلیل اپنے پاک کلام کے متعلق دی ہے۔ اور یہ حضرت اس کو انسانی ذہن کی تصریحات و تشریحات میں اختلافات پر چسپاں کر رہے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ اس نقال جماعت کے بطلان کے لئے جس کی ترجمانی یہ دینی ہفت روزہ کرتا ہے۔ یہی ایک دلیل کافی ہے تو اس میں کیا غلطی ہے۔

بے شک اللہ تعالٰے کے کلام پاک میں کوئی تضاد نہیں اور "سیر و سفر نگار" کے اضافہ علم کے لئے ہم بتاتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی اس قرآنی اصل کو از سر نو روشناس کرایا ہے۔ جب آپ نے بتائید تحدی سے فرمایا کہ قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔ حالانکہ آپ سے پہلے قرآن کریم کی آیات کے ایک معتدبہ حصہ کو اس لئے منسوخ قرار دے دیا گیا ہوا تھا۔ کہ وہ علماء کے نزدیک قرآن کریم کی بعض دوسری آیات کے متضاد دکھائی دیتی تھیں۔ چنانچہ آیہ سیف کے مقابلہ میں قرآن پاک کی تمام وہ آیات منسوخ قرار دی جا چکی تھیں۔ جن میں لا اکراہ فی الدین کے اصول کو پیش کیا گیا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت تو کیا کوئی لفظ کوئی حرف کوئی زیر زبر کوئی نقطہ تک منسوخ نہیں۔ اور نہ قیامت تک منسوخ ہو سکتا ہے۔

اگر "سیر و سفر" نگار کا اب بھی یہی خیال ہے۔ تو
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے؟

اس سے ہمارا مطلب صرف یہ دکھانا ہے کہ بے شک اللہ تعالٰے کے کلام میں کوئی تضاد بیانی نہیں ہے۔ لیکن کیا اس کے ماننے والوں نے ناسخ منسوخ ایجاد کر کے اللہ تعالٰے کو (نعوذ باللہ) نہیں جھٹلایا؟ اب اگر ان جھٹلانے والوں میں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اور ان کی نقل میں آپ میں اختلاف ہے۔ تو کیا اس کا یہ نتیجہ آپ نکالیں گے کہ (نعوذ باللہ)

"اسلام کے بطلان کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے"؟

یا آپ اس کو حق پر سمجھیں گے جو ناسخ و منسوخ کے خیال کی ہی تردید کرتا ہے؟ ذرا اپنی "دین فہمی" کی تمام قوتوں کو بروئے کار لا کر فیصلہ کیجئے۔

یہ ہم نے ایک بڑی موٹی مثال لی ہے۔ ورنہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کا مطالعہ آپ کو بتا دے گا کہ قرآن کریم میں بیان کردہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ جس کو اہل علم حضرات نے اختلاف رائے کا تختۂ مشق نہیں بنایا۔ حالانکہ اللہ تعالٰے کے کلام میں قطعاً کوئی تضاد نہیں۔

ہزاروں ہزار اسلامی مسائل ایسے ہیں۔ جن کی توجیہات میں مسلمانان عالم میں ایک دوسرے کے قتل کے فتوے کی حد تک اختلافات موجود ہیں۔ کیا دجال اور مسیح کے تعین کے متعلق مسلمان اہل علم حضرات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مودودی صاحب نے دجال کے خروج کے زمانہ کے متعلق جو بحث کی ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقعات کے متعلق جو کہا ہے۔ کیا اس پر دیگر علمائے اسلام نے مودودی صاحب کو آڑے ہاتھوں نہیں لیا۔ پھر کیا مہدی موعود کا جو تصور انہوں نے پیش کیا ہے سب مسلمانوں کا وہی تصور ہے۔ ذرا رسالہ "تجدید احیائے دین" کا متعلقہ حصہ پڑھ کر جواب دیجئے۔ حقیقت یہ ہے کہ متشابہات ہی نہیں بلکہ محکمات کے متعلق بھی اتنے جھگڑے اور تضاد خیالی ہے۔ کہ اگر آپ کو ذرا بھی دینی حس ہوتی۔ تو آپ کبھی ایسا مزاحیہ نہ لکھتے۔ پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ پیشگوئیوں کا علم ان کے پورا ہونے پر ہوتا ہے۔ اکثر پیشگوئی کرنے والے انبیاء علیہم السلام کو بھی پورا علم قبل از وقت نہیں دیا جاتا۔

الغرض "سیر و سفر" کے کالموں میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ یہ آپ کی "دین فہمی" کے امتحان کا پرچہ ہے۔ جس کو پڑھ کر ہم آپ کو "صفر" دینے پر مجبور ہیں۔ آپ نے محولہ آیت کریمہ کا مفہوم احمدیت سے ہی چرایا ہے۔ اور اب احمدیت پر ہی غرا رہے ہیں۔ اس لئے یہ الزام تو صحیح ہے۔ کہ آپ لوگ احمدیت کی نقالی کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن "نقل را عقل باید"

امتحان کتاب منصب خلافت

— زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ —

تمام لجنات اماء اللہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کتاب منصب خلافت کا امتحان ۲۰ مئی بروز اتوار منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں۔ تاکہ وقت مقررہ سے پہلے پہلے پرچے ارسال کئے جا سکیں۔ سکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس افتاء کا ایک اہم اجلاس

مجلس افتاء کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۵ مئی ١٩٥٧ء بروز اتوار نو بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام اراکین وقت مقررہ پر شمولیت فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ امید ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے اس اجلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ تمام اراکین کو علیحدہ علیحدہ بھی دفتر افتاء کی طرف سے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ (ناظم دار الافتاء)

استحکامِ خلافت کیلئے اسلامی تدابیر

انتخاب کا شرعی طریق

”پیغام صلح“ کے اعتراضات کا جواب

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

یہ بات قابل تعجب ہوتی کہ جماعت احمدیہ میں مسئلہ خلافت کے استحکام کو دیکھ کر منافقین اور معاندین سلسلہ تو اپنے غیظ و غضب کا اظہار کریں مگر فریق لاہور اس پر خاموش رہے۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کے انتخاب کے بارے میں جو متفقہ قرارداد اس سال شوریٰ کے موقعہ پر پاس ہوئی۔ اس پر جہاں دوسرے مخالفین نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ پیغام صلح نے بھی ”قیام خلافت کے لئے نئی تدابیر“ کے زیر عنوان ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کرکے اپنے اندرونہ کا اظہار کر دیا ہے۔ (۱۷ اپریل ۱۹۵۷ء)

اہل پیغام کے نزدیک جو لوگ خلافت پر ایمان لاتے ہیں وہ ”عقل و خرد کو بیچنے والے“ ہیں۔ مدیر پیغام کے نزدیک تمام وہ لوگ جو کسی غیر مامور کے ہاتھ پر بیعت کرلیں۔ وہ عقل خرد سے عاری ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مدیر خود تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کو ”تمام قوم نے بلا استثنیٰ خلیفہ تسلیم کیا۔“ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اکابر غیر مبایعین نے چھ سال تک اپنی خرد کو بیچ رکھا تھا۔ کیا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ غیر مامور خلیفہ نہ تھے؟

علاوہ ازیں خلافت کا مسئلہ آج پیدا نہیں ہوا۔ ابتدا سے اسلام میں خلافت موجود ہے۔ اور مسلمان خلفاء کی بیعت اور اطاعت کرتے آئے ہیں۔ کیا یہ تسلیم کیا جائے کہ غیر مبایعین کے نزدیک تمام صحابہ کرام ”عقل و خرد کو بیچنے والے“ تھے؟ درحقیقت ”پیغام صلح“ اسلام میں کسی قسم کی خلافت کو نہیں چاہتا۔ اور وہ تمام مسلمانوں پر جو خلافت کے قائل رہے ہیں اور قائل ہیں ایک ناپاک حملہ کر رہا ہے۔

”پیغام صلح“ لکھتا ہے کہ پہلے جماعت احمدیہ خلافت کو خدائی فعل اور خلیفہ کو خدا کا مقرر کردہ قرار دیتی تھی۔ مگر اب نئی قرارداد کی رو سے جماعت کے نمائندگان کی ایک مجلس خلیفہ کا تقرر کیا کرے گی۔ بتایا جائے کہ اب خلافت کس طرح خدائی فعل ہوگی۔ اور خلیفہ کس طرح خدا کا مقرر کردہ قرار پائے گا؟ اسی ذیل میں پیغام صلح نے ذکر کیا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس طریق انتخاب کو اسلامی شریعت کے عین مطابق قرار دیا ہے۔ مدیر پیغام کہتے ہیں کہ

> ”آج تک وہ اسلامی شریعت کہاں تھی کہ خلیفہ کا تقرر خود اللہ تعالےٰ کا فعل قرار دیا جاتا تھا؟“

یعنی مجلس انتخاب کے ساتھ خلافت خدا کا فعل نہ رہے گا۔

جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

> وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لایشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنانا اپنا فعل قرار دیا ہے اور سارے خلفاء کو خدا کے مقرر کردہ خلفاء ٹھہرایا ہے۔ خلافت کا وعدہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ جب تک قوم اس نعمت کی مستحق رہتی ہے اللہ تعالےٰ خلفاء مقرر کرتا رہتا ہے اسلام کے دور اول کے چاروں خلفاء یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفے تھے۔ مگر کیا پیغام صلح کو معلوم نہیں کہ ان خلفاء کو منتخب کرنے والے مسلمان نمائندے تھے۔ مسلمانوں کی ایک مجلس نے ہی ہر خلیفہ کو منتخب کیا تھا اور بایں ہمہ وہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا۔ ہاں یہ درست ہے کہ خلیفہ کی خلافت کے منکر ان کی خلافت کو اہل پیغام کی طرح ”ڈھونگ“ قرار دیتے رہے ہیں اور انہیں یہی اعتراض رہا ہے کہ ان خلفاء کو انسانوں نے مقرر کیا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفے کیسے ہیں۔ آج تک شیعہ حضرات حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خلافت پر یہی اعتراض کرتے ہیں اور خارجی صاحبان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر یہی اعتراض کرتے ہیں۔ پس اہل پیغام کا یہ سوال کوئی نیا سوال نہیں ہے اس کا آج بھی وہی جواب ہے۔ جو اس پہلے تھا

اس دور میں عالم اسلام اس بات کے لئے بے چین تھا کہ خلافت کا قیام ہو۔ مسلمانوں نے بڑی جدوجہد کی کہ کسی طرح کسی کو خلیفہ منتخب کرکے مسلمانوں کو اکٹھے کرنے کا انتظام کریں مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو توفیق بخشی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جمع ہو کر آپ کے بعد نعمت خلافت کی وارث قرار پائی۔ اسلام میں انتخاب خلافت کے متعلق چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ کا تقرر واجب ہے۔ یہ تقرر ارباب حل وعقد کے ذمہ ہے۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:۔

> واذا تقرر ان ھذا النصب واجب باجماع فھو من فروض الکفایۃ وراجع الی اختیار اھل العقد والحل فیتعین علیھم نصبہ ویجب علی الخلق جمیعاً طاعتہ لقولہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۱۶۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ ”جب یہ طے ہو گیا کہ امام کا مقرر کرنا اجماعی طور پر واجب ہے تو یہ امر فرض کفایہ قرار پایا اور اب اہل حل وعقد کے ذمے ہوگا کہ وہ خلیفہ کا تقرر کریں۔ اور باقی جماعت پر واجب ہوگا کہ سب کے سب خلیفہ کی اطاعت کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“

(۲) امام ابوالحسن الماوردی جنہیں سب سے بڑا قاضی سمجھا جاتا تھا اپنی کتاب ”الاحکام السلطانیہ“ میں لکھتے ہیں:۔

> والامامۃ تنعقد من وجھین احدھما باختیار اھل العقد والحل والثانی بعھد الامام من قبل فاما انعقادھا باختیار اھل الحل والعقد فقد اختلف العلماء فی عدد من تنعقد بہ الامامۃ منھم علی مذاھب شتّٰی فقالت طائفۃ لا تنعقد الا بجمھور اھل العقد والحل من کل بلد لیکون الرضاء بہ عاماً والتسلیم لامامتہ اجماعاً وھذا مذھب مدفوع ببیعۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ علی الخلافۃ باختیار من حضرھا ولم ینتظر ببیعتہ قدوم غائب عنھا وقالت طائفۃ اخری اقل من تنعقد بہ منھم الامامۃ خمسۃ یجتمعون علی عقدھا او یعقدھا احدھم برضی الاربعۃ استدلالاً بامرین احدھما ان بیعۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ انعقدت بخمسۃ اجتمعوا علیھا ثم تابعھم الناس فیھا وھم عمر بن الخطاب و ابو عبیدۃ بن الجراح واسید بن حضیر وبشیر بن سعد وسالم مولیٰ ابی حذیفۃ رضی اللہ عنھم والثانی ان عمر رضی اللہ عنہ جعل الشوریٰ فی ستۃ لیعقد لاحدھم برضی الخمسۃ وھذا قول اکثر الفقھاء والمتکلمین من اھل البصرۃ“

(الاحکام السلطانیہ صفحہ ۴)

ترجمہ:۔ امامت دو طرح سے منعقد ہوتی ہے اوّل یہ کہ جماعت مسلمین کے ارباب بست وکشاد کسی شخص کو منتخب کریں۔ دوم اس طرح کہ سابق خلیفہ کسی کو نامزد کر دے۔ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہوا ہے کہ ارباب بست وکشاد کی کتنی تعداد انتخاب کرنے والی ہونی چاہیئے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ہر ملک کے عمومی ارباب حل وعقد کا اجتماع ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب کی رضامندی ہو۔ اور سب منتخب ہونے والے خلیفہ کی خلافت کو اجتماعی طور پر تسلیم کریں۔ مگر یہ رائے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے مسئلہ سے نادرست قرار پاتی ہے۔ کیونکہ وہاں پہ جو لوگ اس موقعہ پہ حاضر تھے ان کے انتخاب سے خلیفہ کو منتخب کیا گیا تھا اور غیر حاضر لوگوں کے آنے کی انتظار میں بیعت کو ملتوی نہیں کیا گیا تھا۔ علماء کی ایک دوسری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ کا انتخاب ارباب حل وعقد میں سے کم از کم پانچ افراد کے انتخاب سے صحیح ہو جاتا ہے خواہ وہ پانچوں ہی اسی خلافت کے بارے میں اجتماعی طور پر انتخاب کرنے والے ہوں یا ان میں سے ایک مقرر کرے اور باقی چار رضامندی کا اظہار کرنے والے ہوں علماء کی اس جماعت کا استدلال دو باتوں پر ہے۔ (۱) کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پانچ اصحاب کے اجتماع سے مقرر ہوئی تھی۔ باقی لوگوں نے ان پانچ کی اس بارے میں اتباع کی تھی وہ پانچ حضرات عمر بن الخطاب۔ ابوعبیدہ ابن الجراح۔ اُسید بن حضیر۔ بشیر بن سعد۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم تھے (۲) کیونکہ حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلافت کے انتخاب کے لئے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ مقرر کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ پانچ کی رضامندی سے ان میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کیا جائے۔ خلافت کے انتخاب کے لئے ارباب حل وعقد کی تعداد پانچ ہونے کے متعلق ہی اہل بصرہ کے اکثر فقہاء اور متکلمین کا مذہب ہے"۔

(۳) جناب شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر لکھتے ہیں:۔

"اتفق اھل السنة علی ان نصب الخلیفة فرض کفایة وان المطالب به اھل الحل والعقد فی الامة ووافقھم المعتزلة والخوارج علی ان الامامة تنعقد ببیعة اھل الحل والعقد ولکن اضطرب کلام بعض العلماء فی اھل الحل والعقد من ھم أھل تشترط مبایعتھم کلھم ام یکتفی بعدد معین منھم ام لا یشترط العدد؟ وکان ینبغی ان تکون تسمیتھم باھل الحل والعقد مانعة من الخلاف فیھم اذ المتبادر منه انھم زعماء الامة واولو المکانة وموضع الثقة من سوادھا الاعظم بحیث تتبعھم فی طاعة من یولونه علیھا فینتظم به امرھا ویکون بمأمن من عصیانھا وخروجھا علیه۔ قال السعد فی شرح المقاصد کغیرہ من المتکلمین والفقھاء ھم العلماء والرؤساء ووجوہ الناس۔ زاد فی المنھاج للنووی الذین یتیسر اجتماعھم"

(رسالہ الخلافۃ للشیخ رشید رضا المصری صفحہ ۱۱)

ترجمہ:۔ "اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ مقرر کرنا فرض کفایہ ہے اور امت کے ارباب حل وعقد اس تقرر کے ذمہ دار ہیں۔ معتزلہ اور خوارج بھی اس پر متفق ہیں کہ ارباب حل وعقد کی بیعت کے ساتھ خلافت مقرر ہو جاتی ہے۔ ہاں بعض علماء نے اس بارے میں مختلف گفتگو کی ہے کہ ارباب حل وعقد کون ہیں۔ آیا ان کی سب کی بیعت ضروری ہے یا معین تعداد کی بیعت سے خلافت منعقد ہو جاتی ہے یا یہ کہ اس بارے میں تعداد کی کوئی شرط نہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کا ارباب حل وعقد قرار دیا جانا ہر قسم کے اختلاف سے خالی ہو۔ کیونکہ اس لفظ کے ظاہری معنے یہ ہیں کہ وہ امت کے لیڈر ہیں اور امت کی اکثریت ان پر اعتماد رکھتی ہے اور ان کے مقام کو ایسے طور پر مانتی ہے کہ جس کو وہ خلیفہ مقرر کریں گے امت اس کی اطاعت کرنے میں ان کی پیروی کرے گی۔ تاکہ امت کا نظام قائم رہے اور مقرر ہونے والے خلیفہ کی نافرمانی اور بغاوت کا سوال پیدا ہی نہ ہو۔ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح المقاصد میں دوسرے متکلمین اور فقہاء کے ہم نوا ہو کر لکھتے ہیں کہ ارباب حل وعقد سے مراد علماء اور قوم کے سردار اور بڑے لوگ ہیں۔ امام نووی المنہاج میں فرماتے ہیں مگر ان میں سے جن کا حاضر ہونا وقت پر ممکن ہو وہ منتخب کریں گے"۔

(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب پی۔ ایچ ڈی لیکچرار عربی علیگڑھ یونیورسٹی لکھتے ہیں:۔

(الف) "تاریخ میں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ کو اس بنا پر کافی تشویش رہتی تھی کہ امت مسلمہ کے باقی ماندہ اعیان ملت میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو جانشینی کے لئے تجویز کیا جا سکے ...... حضرت عمرؓ نے انتخاب (اور یہ حقیقی معنوں میں انتخاب تھا) کا معاملہ چھ اشخاص کی ایک مجلس کے سپرد کر دیا۔ فیصلہ کثرت رائے سے ہونا تھا۔ اور آراء کی مساوات کی حالت میں حضرت عبداللہ بن عمر کو حَکم بنایا جانا تھا۔ بشرطیکہ مجلس کے اراکین اس پر متفق ہوں۔ بصورت دیگر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو اختیار دیا گیا کہ اپنی فیصلہ کن رائے (Casting Vote) سے کسی ایک امیدوار کے حق میں فیصلہ کر دیں۔ اس میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اعیان ملت کا فیصلہ ہمیشہ قطعی سمجھا جائے گا اور عامۃ المسلمین اس فیصلہ کی تصدیق حلف وفاداری سے کریں گے ...... الماوردی کا بیان اس بارے میں نہایت واضح ہے کہ اعیان ملت کا انتخاب عامۃ الناس کے لئے قبول کرنا لازمی ہے۔"

(رسالہ اسلام میں خلیفہ کا انتخاب صفحہ ۲۳-۲۴)

اس تاریخی اقتباس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی آئندہ خلافت کے بارے میں فکرمندی تھی اور آپ نے اس کے لئے چھ آدمیوں کی مجلس مقرر فرمادی تھی اور یہ چھ آدمیوں کی مجلس درحقیقت امت کی نمائندہ تھی۔ اس لئے اس مجلس کا منتخب کردہ خلیفہ یعنی حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق تھے اور وہ بجا طور پر خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ تھے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافت احمدیہ کے بارے میں موجودہ اہتمام بھی آپ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مشابہت ثابت کرتا ہے۔

اسی طرح جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

(ب) "یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت ابوبکر کے انتخاب کے وقت صرف اعیان ملت کی آواز فیصلہ کن ثابت ہوئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ عامۃ المسلمین کی بھی ایک بڑی تعداد سقیفہ میں موجود تھی۔ لیکن وہ کم وبیش انصار کا مجمع تھا"۔

(رسالہ اسلام میں خلیفہ کا انتخاب صفحہ ۲۲)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ خلفاء کا انتخاب ہمیشہ ہی مسلمانوں کے نمائندے کرتے آئے ہیں۔ اور یہ طریق اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ کی قرارداد کو منظور کرتے ہوئے پہلے خلفاء کی سنت کو رائج کیا ہے۔ کیونکہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین

پس جماعت احمدیہ کا طریق انتخاب اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے۔

جناب ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اس فکر میں بلاوجہ گھل رہے ہیں کہ "جو مجلس خلیفہ بنا سکتی ہے وہ خلافت کے منصب سے برطرف بھی کر سکتی ہے"۔ کیونکہ جماعت احمدیہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور خلفائے راشدین دور اول اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ارشادات کی روشنی میں قطعی طور پر اس عقیدہ پر قائم ہے کہ خلفائے راشدین کا عزل غیر شرعی سوال ہے۔ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ واقعاتی دنیا میں بہت سے ایسے کام ہیں کہ جن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے بھی ان کو نیست ونابود کرنے کے مجاز نہیں ہوتے اگر وہ بھی ایسا کرنے کی کوشش کریں تو وہ مجرم قرار پاتے ہیں۔ اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ تمدنی دنیا میں باپ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے بیٹے کو قتل کر دے مذہبی دنیا کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرنے والے اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ وہ اس کو گرا دیں اس لئے کہ انہوں نے اسے بنایا ہے۔

خلافت ایک روحانی نظام ہے۔ اس کے قیام کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اٹھائی ہے۔ البتہ اس کے انتخاب کے لئے ایسے وقت میں مومنوں کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ جب ان کے دل اپنے پہلے امام کی وفات کی وجہ سے نہایت گداز ہوتے ہیں اور وہ سب جماعت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے الٰہی نظام کے قیام میں آلہ کار بننے کے لئے نئے امام کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس سلسلے کا خدائی سلسلہ ہونا اور ان لوگوں کا اس روحانی کیفیت میں انتخاب کرنا اس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اس انتخاب کی پشت پر ہے۔ پھر الٰہی تائیدات کا تسلسل اس خلافت کے برحق ہونے کی محکم دلیل ہوتا ہے۔ ایسی خلافت کے عزل کا سوال اٹھانا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسی غلطی کوئی الٰہی جماعت بحیثیت جماعت نہیں کر سکتی اور نہ کبھی آج تک ایسا واقعہ ہوا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

درخواستِ دعا

ڈاکٹر حاجی خانصاحب بعارضہ قلب وجگر بیمار ہو کر سول ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(فتح محمد شرما۔ کراچی)

قرض اور قراض

روپیہ کے لین دین کے متعلق چند اہم تصریحات

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

اب ہم تجارتی اغراض کے ماتحت دئے گئے روپیہ کے بارہ میں اسلامی ہدایات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کے پاس سرمایہ ہے لیکن کام کے لئے اس کے پاس وقت نہیں یا کام کا اسے تجربہ نہیں۔ اور نہ اس کی طبیعت کا اس طرف رجحان ہے۔ دوسری طرف ایک شخص کام کرنا خوب جانتا ہے۔ وسائل کا نکال لینا۔ اور کاروبار کو فروغ دینا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ لیکن وہ سرمایہ سے محروم ہے۔ اور اس کمی کی وجہ سے وہ اپنی اس خداداد قابلیت سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ سرمایہ اور محنت کی اس تفریق بیکاری اور تعطل کو دور کرنے اور معاشرہ کی خوشحالی اور ملک کی دولت کو ترقی دینے کے لئے اسلام نے سرمایہ دار اور محنت کار کے باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس سلسلہ میں باہمی تعاون کی جس صورت کو آج ہم زیر بحث لانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سرمایہ دار روپیہ دے اور محنت کار اسے کاروبار میں لگائے۔ سرمایہ اور محنت کے اس ملاپ سے جو نفع حاصل ہو اسے طے شدہ نسبت کے مطابق تقسیم کر لیا جائے۔ فقہ اسلام کی اصطلاح میں ایسے باہمی معاہدہ کو مضاربت کہا جاتا ہے اور اس کا دوسرا نام قراض ہے قبل از اسلام عربوں میں اس طرز کاروبار کا کافی رواج تھا۔ جب اسلام آیا تو اس نے بھی اسے جوں کا توں قائم رکھا اور افزائش دولت کے اس مؤثر عامل کی پوری پوری حوصلہ افزائی کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھا کہ نہ تو سرمایہ ضرورت سے زیادہ اپنی اہمیت قائم کرے اور نہ ہی محنت کار بددیانتی اور لاپرواہی سے دوسرے کی دولت ضائع کرنے کی جرأت کر سکے۔ اس لئے اسلام نے ایسے اصول تجویز کئے جن سے اس قسم کی متوقع خرابیوں کا سدباب ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے اس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاہدہ کی شرائط واضح اور غیر مبہم ہوں تاکہ بعد میں کسی قسم کے نزاع کی صورت پیدا نہ ہو۔ شروع میں ہی ہر قسم کے ابہام کو دور کر لیا جائے۔ نفع کی نسبت متعین ہو۔ حسابات مکمل رکھنے۔ ان کی جانچ پڑتال کرنے اور ان کی تکمیل کے عرصہ کی تعیین کا بالتصریح ذکر کیا جائے۔ اسلام نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ کوئی فریق نفع کی ایک معین مقدار اپنے لئے مخصوص کرے۔ مثلاً وہ یہ تسلیم کرائے کہ اسے ہر ماہ نفع میں سے سو روپیہ دیا جائے۔ جس امر کی کسی فریق کو اجازت ہے۔ وہ یہ ہے کہ نفع کی شرح میں باہمی رضامندی سے جتنا تفاوت کوئی چاہے طے کر لے۔ مثلاً سرمایہ لگانے والا اور کام کرنے والا شخص معاہدہ کر لیں یا ایک فریق منافع کا $\frac{2}{3}$ لے اور دوسرا $\frac{1}{3}$۔ یا کوئی اور نسبت طے کر لی جائے اس میں اصولاً کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ درست نہیں کہ کوئی فریق ایک معین رقم لینے کا فیصلہ کرائے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ آمد صرف اتنی ہی ہو کہ اس کا حصہ ادا ہو سکے۔ اور دوسرا اپنے حق سے محروم ہو جائے قدیم زمانہ سے سرمایہ اپنی یہ اہمیت تسلیم کرانے کی کوشش کرتا آیا ہے کہ تجوری سے نکلتے ہی اس کا حصہ یقینی اور قطعی حیثیت اختیار کرے۔ دوسرے کو کچھ ملے یا نہ ملے اسے گھاٹے میں نہیں رہنا چاہیئے اسی حرص کا نام ربوٰ ہے۔ جس کو اسلام نے کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کیا۔ وہ یہ تو مانتا ہے کہ پیداوار اور افزائش دولت میں سرمایہ ایک کافی مؤثر عامل ہے لیکن اتنا نہیں کہ وہ اس کے لاڈ برداشت کرے سرمایہ افزائش دولت کا عملی ثبوت دے یا نہ دے۔ اسے صرف باہر آنے کاروبار کی صورت پیدا کرنے اور اپنے شرمیلے چہرہ سے نقاب کشائی کرنے کی شاباش میں ہی مستحق انعام تسلیم کر لیا۔ اسلام کہتا ہے جس طرح محنت کار محنت کا پھل لانے کے بعد اپنے حصہ کا مستحق بنتا ہے اسی طرح سرمایہ بھی پیداآوری قوت کے عملی ظہور کے بعد ہی اپنے حصہ کا حقدار ہوگا۔ اور اپنے مالک کا اسی صورت میں وہ وفادار قرار پائے گا۔ جب کہ وہ ماہر اور پیدائش دولت کا عملی ثبوت مہیا کرے بہرحال مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو تجارتی کاروبار کے لئے اس شرط پر روپیہ دے کہ جو نفع آئے گا وہ طے شدہ نسبت مثلاً نصف یا ثلث یا مربع کے مطابق دونوں تقسیم کر لیا کریں گے۔ نقصان کی ذمہ واری روپیہ دینے والے پر ہوگی۔ اگر نفع حاصل نہ ہو تو کام کرنے والے کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ چنانچہ کتب فقہ میں لکھا ہے:۔ المضاربۃ عبارۃ عن ان یدفع شخص مالا لآخر لیتجر فیہ علی ان یکون الربح بینھما علی ما شرطا والخسارۃ علی صاحب المال۔ او ھی عقد بین اثنین یتضمن ان یدفع احدھما مالا یملکہ لیتجر فیہ بجزء شائع معلوم من الربح کالنصف او الثلث او نحوھا بشرائط مخصوصۃ وفی عبارۃ انہ عقد علی الشرکۃ فی الربح بمال من احد الجانبین وعمل من الآخر (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ص۳۴ جلد ۳) یعنی ایک مال دے اور دوسرا کام کرے۔ یہ مضاربت ہے۔ اور جو نفع ہوگا اس میں دونوں شریک ہوں گے کام شروع کرنے سے پہلے پہلے مضارب یعنی محنت کار کی حیثیت امین کی ہے اگر اس کی کسی کوتاہی کے بغیر مال ضائع ہو جائے تو وہ ذمہ دار نہیں۔ اور اگر اس کی زیادتی یا غفلت سے ضائع ہوا تو مال واپس کرنے کا وہ ذمہ دار ہوگا۔ کام شروع کرنے کے بعد اس کی حیثیت ایجنٹ کی ہو جائے گی۔ اسلئے کاروبار کے سلسلہ میں تمام ضروری اور متعارف اخراجات سرمایہ سے ادا ہونگے۔ مثلاً مال کی خریداری کے لئے مختلف تجارتی منڈیوں میں جانا خط و کتابت۔ باربرداری وغیرہ کے اخراجات۔ محنت کار کے دوران سفر کے اخراجات ان سب کا بار اصل سرمایہ پر ہوگا۔ اور اگر نفع حاصل ہو تو ان اخراجات کے وضع کرنے کے بعد جو نفع ہوگا تقسیم کا عمل اسی پر جاری ہوگا۔ اصل سرمایہ پورا کرنے سے پہلے منافع تقسیم کرنے کا کسی فریق کو اختیار نہ ہوگا۔ منافع حاصل ہونے پر محنت کار کی حیثیت منافع کی حد تک شریک کی ہوگی۔ اور اس کے نفع نقصان میں اس کی برابر کی ذمہ واری ہوگی یعنی اپنے حصہ کی نسبت سے نفع میں اسے نقصان بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ مقررہ مدت کے مطابق حسب قرارداد ایک دفعہ اصل سرمایہ کی بحالی اور منافع کی تقسیم کے بعد اگر آئندہ کے کاروبار میں نقصان ہو تو اس کی تلافی سابق تقسیم شدہ منافع سے نہیں کی جا سکے گی۔ محنت کار اگر جان بوجھ کر شرارت سے یا غفلت اور لاپرواہی سے کاروبار میں نقصان کر لے اور سرمایہ ضائع کر دے۔ تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اصل سرمایہ رب المال یعنی روپیہ کے مالک کو واپس کرنا ہوگا۔ اگر اس لین دین میں یہ شرط ہو کہ سارے کے سارے نفع کا حقدار محنت کار ہے تو تمام روپیہ محنت کار کے ذمہ قرض قرار دیا جائے گا۔ اس کا نفع بھی وہی حاصل کرے گا اور نقصان کی ذمہ داری بھی اسی پر ہوگی روپیہ دینے والے کا حق کسی صورت میں ضائع نہیں ہوگا اور وہ جب چاہے محنت کار سے اپنے روپے کی واپسی کا مطالبہ کر سکیگا مضاربت کے لئے مدت کی تعیین کو فقہاء اسلام نے تسلیم نہیں کیا۔ یعنی خرید کردہ اشیاء کی فروخت کے لئے مدت قلیلہ کا تعین ان کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ یہ پابندی عائد کی جا سکتی ہے کہ ایک خاص مدت کے بعد مزید خرید بند کر دی جائے مقصود یہ ہے کہ محنت کار کو ایک خاص مدت تک خرید کردہ اشیاء فروخت کر دینے کا اگر پابند کر دیا جائے تو ممکن ہے کہ گری ہوئی قیمت پر اسے یہ فروخت کرنا پڑیں اور اس طرح وہ جائز منافع سے محروم ہو جائے اور اس کی ساری محنت برباد ہو جائے فقہاء نے مضاربت کو صرف تجارت کے ساتھ مخصوص مانا ہے اور مختلف صنعتیں قائم کرنے کے لئے مضاربت کے طور پر روپیہ لینے کو جائز قرار نہیں دیا۔ ان کی اس رائے کا پس منظر یہ ہے کہ اس طرح سے منافع کی تعیین مشکل ہے اور اس سے باہمی تنازع کے دروازے کھلتے ہیں لیکن آج کے نپے تلے سائنٹیفک انداز سے اس عذر کی اہمیت کو کم کر دینے کے لئے کافی ہیں اسلئے میرے نزدیک ان اغراض کے لئے مضاربت کی شرط پر روپیہ حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہیں مضاربت کی صحت کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ روپے کا مالک معاہدہ طے ہو جانے کے بعد فوراً روپیہ ادا کرے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ روپے کی مقدار متعین اور معلوم ہو مثلاً یہ کہ ایک ہزار روپیہ اس کاروبار کے لئے دیا جائے گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ روپیہ کی ذمہ واری مضارب یعنی محنت کار پر نہیں ہوگی اور اسکے لئے اس سے کوئی ضمانت طلب نہیں کی جا سکے گی۔ البتہ اگر روپیہ دینے والے نے اس غرض سے کہ محنت کار کی جائیداد بطور ضمانت کے اپنے قبضہ میں رکھی ہو کہ اگر محنت کار بددیانتی

کرے۔ یا مضاربت کے کاروبار کو جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے تباہ کرے تو مالک اپنا نقصان وصول کر سکے تو ایسی ضمانت جائز ہے اور اس سے عقد مضاربت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ نفع کی نسبت ہر فریق کے لئے متعین ہو۔ مثلاً ہر ایک کو منافع کا نصف نصف ملے گا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ کسی فریق کو نفع کی مخصوص اور معین مقدار لینے کا حق نہ ہو مثلاً یہ کہ مالک یا محنت کار کم از کم سو روپیہ لیگا یا نسبتی حصہ کے علاوہ ہر ماہ پچاس روپے اسے دئیے جائیں گے۔

یہ شرطیں بنیادی ہیں ان کے خلاف کی اجازت نہیں ورنہ یا مضاربت فاسد ہو گی۔ یا شرط کو باطل اور کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور معاہدہ مضاربت اپنی جگہ قائم و جاری سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ ذمہ داری قبول کئے بغیر نفع حاصل کرنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص اس شرط کے ساتھ روپیہ دیتا ہے کہ وہ نقصان کا ذمہ دار نہ ہو گا یا منافع کی معین مقدار بہر حال اسے ملتی رہے گی۔ تو اس کی یہ دونوں شرطیں اصولِ اسلام کے خلاف ہوں گی اور اس کے یہ مطالبے واجب الرّد ہوں گے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی شرط تسلیم کرا کے روپیہ دیتا ہے یا نفع کی شرط کے ساتھ روپے کو قرض قرار دیتا ہے۔ اور ضمانت کے طور پر بے قاعدہ رہن کے حیلہ کا بھی سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایسی صورت میں معاہدہ مضاربت کی شرعاً کیا پوزیشن ہو گی۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ علماء اسلام نے اس مسئلہ میں دو رائیں بیان کی ہیں ایک رائے یہ ہے۔ کہ ایسی ناجائز شرطیں باطل اور کالعدم ہوں گی اور لین دین اپنی صورت کے اعتبار سے عقدِ مضاربت قرار پائے گا کیونکہ ایک روپیہ دے اور دوسرا کام کرے اسی کو شریعت کی اصطلاح میں مضاربت کہا جاتا ہے۔ خواہ معاہدہ میں لفظ مضاربت کا ذکر آئے یا نہ آئے۔ پس اگر کوئی شخص یہ شرط کرے کہ نقصان کا ذمہ دار روپیہ دینے والا نہ ہوگا۔ بلکہ محنت کار سارے روپے کا ضامن ہوگا۔ تو ایسی فاسد شرط کا کوئی اثر نہیں۔ معاہدہ بقیہ شرائط کے مطابق عملاً نافذ العمل ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ میں لکھا ہے

لو شرط ربُّ المال ان یکون ضمان ماله علی العامل لاینفذ ذالک الشرط لانّ هذا العقد یقتضی کون المال امانةً غیر مضمونة مالم یتعدا لعامل

او یشرط نانه یضمن حینئذٍ

آگے چل کر لکھا ہے وهناک شروط لا تفسد العقد ولکنها هی باطلة لایعمل بها منها ان یشترط رب المال ضمان المال علی العامل اذا ضاع او شرط ان یکون نصیبه من الخسارة اکثر من نصیبه فی الربح.... فهذ کلّها شروط فاسدة لا تنفذ ولا یعمل بها ولکن العقد لا یفسد بها

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ ۵۳۔۵۵ جلد ۳)

یعنی اگر روپیہ دینے والا یہ شرط لگائے کہ محنت کار روپیہ کا ضامن ہے۔ تو یہ شرط عند الشرع تسلیم نہیں کی جائے گی اور کالعدم ہو گی اور عقد مضاربت فی نہیں ہوگا بلکہ قائم رہے گا۔ کیونکہ اصول کے مطابق روپیہ محنت کار کے ہاتھ میں بطور امانت ہے۔ اور امین اسی وقت امانت کا ذمہ دار قرار پاتا ہے جبکہ وہ تعدی یا کوتاہی سے اسے ضائع کرے۔ ورنہ اس پر ضیاع کی ذمہ داری عائد نہیں ہو گی امام ابو حنیفہ رح اور امام احمد بن حنبل دونوں کا یہی مذہب ہے۔ (ملاحظہ ہو بدایۃ المجتہد صفحہ ۱۹۶ جلد ۲)

ان کی رائے کی بنیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ہے جو آپ نے ایک سودا کے موقع پر بطور قاعدہ بیان فرمایا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن عائشة زوج النبی صلے الله علیه وسلم قالت جاءت بریرة الیّ فقالت یا عائشة انّی قد کاتبت اهلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیة فاعینینی ولم تکن قضت من کتابتها شیئاً۔ فقالت لها عائشة ارجعی الی اهلک فان احبّوا ان اعطیهم ذالک جمیعاً ویکون ولاءُک لی فعلت فذهبت الی اهلها فعرضت ذالک علیهم فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیک فلتفعل ویکون ولاءُک لنا فذکرت ذالک لرسول الله صلے الله علیه وسلم فقال لا یمنعک ذالک فیها ابتاعی واعتقی (وفی روایة البخاری خذیها واشترطی الولاء لهم) فانما الولاءُ لمن اعتق وقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد ما بال اناس یشترطون شروطاً لیست فی کتاب الله عزّ وجلّ کل شرط لیس فی کتاب الله فهو باطل وان کان مائة شرط. قضاء الله احق وشرط الله اوثق فانما الولاء لمن اعتق

(شرح معانی الآثار صفحہ ۱۲ جلد ۲)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ نامی ایک لونڈی نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ مال پر مکاتبت کی۔ یعنی مقررہ معاوضہ ادا کر کے آزاد ہو جانے کا ان سے معاہدہ کیا۔ شرط یہ طے پائی کہ ہر سال ایک اوقیہ معاوضہ ادا ہوگا۔ اس طرح نو سال کے بعد جا کر اسے آزادی ملے گی۔ ایک دن بریرہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئی۔ اور ابھی اس نے زرِ کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا اس نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی کہ وہ اس قرض کے بارہ میں اس کی مدد کریں۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میں تمہیں خرید کر اپنی طرف سے آزاد کرنے کے لئے تیار ہوں تم جا کر اپنے مالکوں سے بات کرو۔ وہ واپس گئی اور ان سے بات کی لیکن وہ نہ مانے اور یہ شرط پیش کی کہ ثواب کی خاطر اگر وہ آزاد کرنا چاہتی ہیں تو خرید کر بے شک آزاد کر دیں۔ بشرطیکہ ولاء ہمیں ملے۔ ولاء سے مراد وہ ترکہ ہے جو ایک آزاد شدہ غلام مرنے کے بعد چھوڑ کر جاتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مرنے والے کے نسبی وارث نہ ہوں تو یہ ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو مل جائیگا۔ بریرہ نے واپس آکر حضرت عائشہ رضؓ کو ساری بات سنائی حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم سودے میں ان سے یہ شرط طے کر بھی لو تب بھی اس کی تعمیل ضروری نہیں یہ بے کار ہے اور اس کی کوئی قانونی اہمیت نہیں۔ اس لئے تم بریرہ کو خرید کر آزاد کر سکتی ہو۔ کیونکہ ولاء اس کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ اس کے بعد آپ باہر آئے اور مجمع میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اس کے بعد فرمایا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو ایسی شرطیں پیش کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے قانون شریعت کے خلاف ہیں۔ سن لو ہر ایسی شرط جو قانون شریعت میں جائز نہیں باطل ہے۔ اگرچہ ایسی سو شرطیں رکھی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون مقدم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جائز کردہ شرط ہی قابل اعتماد ہے۔ پس ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرتا ہے۔ حدیث کے الفاظ شرح معانی الآثار طحاوی کے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ حدیث بخاری اور حدیث کی باقی تمام کتابوں میں بھی موجود ہے (ملاحظہ ہو نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ۱۸۰)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جو شرط عقد کے منشاء اور مقصد کے خلاف ہو وہ شرعاً باطل ہے۔ اور عقد کی صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یعنی عقد قائم رہتا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے۔ پس مسئلہ زیر بحث میں بھی مضارب یعنی محنت کار کو روپیہ کا ذمہ دار قرار دینے کی شرط باطل ہوگی اور عقد مضاربت اپنی جگہ صحیح اور جائز النفاذ سمجھا جائے گا۔ پس اگر کاروبار سے نفع ہو تو مقررہ شرح کے مطابق وہ فریقین میں تقسیم ہو جائے گا۔ اور اگر گھاٹا پڑا یا کسی حادثہ کی وجہ سے سرمایہ ضائع ہو گیا تو نقصان رب المال یعنی روپیہ دینے والے کا متصور ہوگا اور مضارب یعنی محنت کار کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔

فقہا کی دوسری رائے یہ ہے کہ باطل اور ناجائز شرط سے خود عقد مضاربت فاسد اور واجب الفسخ ہو جاتا ہے۔ لیکن محنت کار اگر روپیہ واپس نہ کرے اور کاروبار شروع کر دے تو اس کی حیثیت اجیر یعنی مزدور کی ہو گی۔ اگر نفع حاصل ہوا تو اس کا حقدار روپیہ دینے والا ہوگا اور اجیر کو اجرت مثل ملے گی۔ یعنی جو مزدوری عام طور پر اس کام کی دی جاتی ہے وہ اسے دی جائے گی۔ اگر نقصان ہوا تو یہ نقصان بھی روپیہ دینے والے کا متصور ہوگا۔ محنت کار اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ البتہ اس صورت میں اسے کوئی مزدوری بھی نہیں ملے گی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اذا فسدت المضاربة یکون حکم المضارب حکم الاجیر بمعنی ان الربح جمیعه یکون لرب المال والخسارة تکون علیه وللمضارب اجر مثله..... والصحیح انّه اذا عمل فی المضاربة الفاسدة فلا اجر له اذا لم یربح"

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ ۴۲ جلد ۳)

یعنی جب مضاربت کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو کام کرنے کی صورت میں مضارب کی حیثیت اجیر کی سمجھی جائے گی۔ تمام منافع کا حقدار رب المال ہوگا۔ اور خسارہ کا ذمہ دار بھی وہی ہوگا اور کام کرنے والے کو منافع کی صورت میں عام رواج کو دیکھ کر مناسب مزدوری (اجر مثل) دی جائے گی۔ پس روپیہ لینے والا محنت کار کسی صورت میں بھی

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجالس خدام الاحمدیہ کی پہلی سہ ماہی کا مالی جائزہ

(قسط نمبر ۲ ۔ بسلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۵ اپریل ۵۷ء)

۴۔ لاہور ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ گنج مغلپورہ ۔ جھنڈو ساہی سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ گرمولا ورکاں ۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ لاہور چھاؤنی ۔ سیالکوٹ شہر ۔ ترگڑی ۔ ننکانہ صاحب ۔ ڈھیر یداور ۔

۳۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس:۔ لاہور شہر ۔ سیالکوٹ چھاؤنی ۔ تنبو صوبا سنگھ چندر کے منگولے ۔ کیمپ احمد آباد ۔ تلونڈی کھجور والی ۔

۴۔ نادہند مجالس:۔ قصور ۔ باٹا پور ۔ ہانڈو ۔ پتوکی ۔ ہڑپارہ ۔ رائے ونڈ ۔ ڈسکہ پسرور ۔ نارووال ۔ بھڈال ۔ پیرو چک ۔ چونڈہ ۔ کوٹ کرم بخش ۔ گوہد پور ۔ داتا زیدکا مانگا چانگریاں ۔ گھٹیالیاں ۔ ہرو ملہی ۔ کلاسوالہ ۔ بہلولپور ۔ بکھو بھٹی ۔ بھڑتانوالہ ۔ متانوالہ ۔ ربیو کے ۔ کنجروڑ ۔ جھنڈا جریاں ڈنڈا پور کھردیاں ۔ ڈگری گھمناں ۔ مالو کے بھگت ۔ کوٹ آغا ۔ بھاگووال ۔ کھلوہاں کلاں ۔ ظفروال ۔ پنڈی بھاگو ۔ موسے والا ۔ ٹھٹہ گھمن کے ججہ ۔ کوروال ۔ لدھا کرم سنگھ ۔ خانپور ڈگری ۔ صابو بھڈیار ۔ دھرگ میانوالہ ۔ بھوپال والہ ۔ ڈیریانوالہ ۔ سابو وال ۔ سمبڑیال ۔ کھیوہ باجوہ ۔ کھوالی چوبڑ نلہ ۔ ہنجلی پور ۔ تریسکہ سیاں ۔ میانگوالی ۔ سندھواں ۔ موہن کے ۔ حافظ آباد وزیر آباد ۔ گکھڑ ۔ تلونڈی راہوالی ۔ رکا گو لو مدرسہ چٹھہ ۔ پیر کوٹ اول ۔ مانگٹ اونچے ۔ سوہاوا منڈیالہ وڑائچ ۔ پنڈوری بھٹیاں ۔ فیروز والہ پریم کوٹ ۔ بھاگا بھٹیاں ۔ خوجیانوالہ ۔ ڈاہرانوالی ۔ اکال گڑھ ۔ پیر کوٹ ثانی ۔ قیام پور ۔ بھوڑی شاہ رحماں ۔ بھلو کے ۔ شیخوپورہ ۔ بہوڑو ۔ چک ۱۸ ۔ سانگلا ہل ۔ چوہڑکانہ ۔ شاہدرہ ۔ پنڈی چری ۔ بھینی شرقپور چک ۱ ۔ چہور ۔ سید والہ ۔ چک ۱۲۳ ۔ دھاروالی چک ۶۹ ۔ اگر مولا ۔ کرتو ۔ چاندپور ۔ چک ۲۹ بھابھیوالی ۔ کوٹ سوندھا ۔ کھچی آنا ۔ نانو ڈوگر ۔ چک ۵ رتی ۔ چک ۳/۵۲ ۔ انبہ ۔ کجر ۔

۵۔ ملتان ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس: جھنگ شہر ۔ لالیاں ۔ احمد نگر ۔ چک ۹۷/۴ ج ب جڑانوالہ ۔ چک ۱۴۳ ۔ مرشمیر ۔ چک ۵۵۹ احمد آباد ۔ لودھراں ۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس: چنیوٹ ۔ خانیوال ۔ چاہ بھاگو والہ ۔

۳۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس:۔ ربوہ ۔ لائلپور ۔ چک ۵۵ گ ب ۔ چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ۔ چک ۲۶۷ ج ب ۔ چک ۱۴ ۔ گ ب منٹگمری ۔ ملتان چھاؤنی ۔ چک ۵ ورکھانہ ۔ حسن پور ۔ علی پور کبیروالہ ۔ چک ۲۳/W-B ۔ دہاڑی منڈی ۔

۴۔ نادہند مجالس:۔ جھنگ صدر ۔ گگو ۔ شورکوٹ ۔ ڈاور ۔ چک ۱۲۱ گوکھووال ۔ چک جھمرہ ۔ چک ۵۶ گ ب ۔ گوجرہ ۔ چک ۳۳۲ دھنی پور ۔ چک ۲۳۳ دھیر کے ۔ چک ۲۲ جیانہ ۔ چک ۸۹ رتن ۔ چک ۹۶ گ ب ۔ چک ۱۱۲ گ ب کلاں ۔ چک ۱۵۹ جڈانوالی ۔ چک ۲۷ ج ب کلاں ۔ سمندری ۔ چک ۵۸/۵ ٹکڑا ۱ ۔ چک ۲۷۶ گوکھووال ۔ چک ۴۱۲ کھقدووالی ۔ چک ۲۱۹ ملوٹیاں ۔ چک ۲۱۹ گردا سنگھ ۔ چک ۶۸ بیلاں ۔ چک ۶ سنتوکھ گڑھ ۔ چک ۵۶ ج ب گھسیادہ ۔ چک ۵۰ ج ب ستھیالہ ۔ چک ۳ ج ب فین پور ۔ چک ۲۷۸ نیرکا ۔ چک ۴ گ ب ۔ چک ۷۶ گ ب ۔ چک ۱۹۴ اٹھیانوالہ ۔ چک ۲۷۴ ٹھٹھہ ۔ چک ۶۵ گ ب ۔ چک ۲۹۷ ج ب ۔ چک ۲۰۹ گ ب ۔ چک ۲۴۳ کلیانپور ۔ چک ۲۹۵ بیدیانوالہ ۔ چک ۳۱۶ گ ب ۔ چک ۳۵۴ گ ب ۔ چک ۵۲۸ مانوپور ۔ چک ۱۴۲ گ ب ۔ چک ۵۲ گ ب ۔ چک ۳۴۸ گ ب ۔ چک ۴۶۹ گ ب ۔ ماموں کانجن ۔ چک ۹۶ ج ب ۔ چک ۳۰ ج ب ۔ چک ۲۶۶ کھریانوالہ ۔ چک ۶۱ بیدیانوالہ ۔ چک ۸۶ ج ب ۔ چک ۶۰ شہباز پور ۔ چک ۹۶ ج ب ۔ چک ۹۶ رودا ۔ چک ۲۸۷ ۔ چک ۲۶۱ ر ب ۔ چک ۲۹۷ ج ب ۔ چک ۶ ر ب ۔ کھیم سنگھ ۔ اوکاڑہ ۔ عارف والا ۔ حویلی لکھا ۔ چک ۵۵/۲-L ۔ چک ۲۳ جی ڈی ۔ چک ۲۴۵ ای بی ۔ چک ۶/۱۱-L ۔ صدر گوگیرہ ۔ چک ۳۰ / ۱۱-L ۔ ملتان شہر ۔ بورے والا ۔ دیپالپور ۔ چک ۹۱ محمود آباد ۔ چک ۴۳ ای بی ۔ جلہ ارائیں چاہ احمد یانوالہ ۔ جہانیاں ۔ چک ۳۶۶ W-B ۔ کوٹھے والا ۔ پنڈی دیوا سنگھ ۔ چک ۱۷۰/۱۰-R ۔

۶۔ بہاولپور ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس۔ چک ۱۱۶ ۔ بستی بابا جھنڈے خاں ۔ جھبول ۶۵/P ۔ چک ۲۰/N-P ۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ مظفر گڑھ ۔

۳۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس:۔ لیہ ۔ چک ۱۹۶ مراد ۔ چک ۸۳ نہر فتح ۔

۴۔ نادہند مجالس:۔ علی پور گھلواں ۔ جتوئی ۔ بیٹ قائم شاہ ۔ چاہ گولے والہ ۔ براج کالوئی ۔ ڈیرہ غازیخاں ۔ کوٹ قیصرانی ۔ بستی رنداں ۔ بستی مندرانی ۔ بستی سرہانی ۔ تونسہ منڈی ۔ گل گھوٹو ۔ چاہ کمہاروالہ ۔ بیٹ چھن والہ ۔ چاہ اسماعیل والہ ۔ بہاولپور حاصل پور ۔ چک ۱۶۰ مراد ۔ اوچ شریف ۔ بہاولنگر ۔ چک ۱۴۱ مراد ۔ چک ۹ بستی فورڈو نور پور ۔ چک ۱۶۸ مراد ۔ چک ۲۲۲/۹-R ۔ چک ۱۶۹/۷-R ۔ چک ۱۸۴/۷-R ۔ چک ۱۶۶/۷-R ۔ چک ۹۳/۶-R ۔ چک ۱۰۲/۶-R ۔ چک ۱۹۱/۷-R ۔ چک ۵۵/۴-R ۔ چک ۷۶/۴-R ۔ چک ۱۶۰/۷-R ۔ چک ۲۳۷/H-R ۔ چک ۱۰۳/۶-R ۔ چک ۲۱۳/۹-R ۔ فورٹ عباس ۔ رحیم یار خاں ۔ خانپور ۔ چک ۱۳۲ ا م ۔ ۸ ۔ چک ۱۰۶/P ۔ چک ۱۳۰/P کوٹ فرزند علی ۔ چک ۲۶/P ۔ چک ۴۲ ۔

۷۔ خیرپور ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ کرونڈی ۔

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ روہڑی ۔

۳۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس: گوٹھ ننھے خاں ۔

۴۔ نادہند مجالس:۔ جمال پور ۔ گوٹھ علی محمد ۔ سکھر ۔ شکارپور ۔ جیکب آباد ۔ لاڑکانہ باڑہ ۔ کھنڈو پیو جھٹو ۔ نوابشاہ ۔ باندھی کنڈیارہ ۔ گوٹھ نور محمد ۔ گوٹھ شاہ دین ۔ گوٹھ امام بخش ۔ کوٹ مولا بخش ۔ گوٹھ حاجی قمر الدین ۔ مورو ۔ چک ۲۱ دودہ ۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم ۔

۸۔ حیدرآباد ڈویژن

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ ٹنڈو الہ یار ۔ بشیر آباد اسٹیٹ نور نگر اسٹیٹ ۔

۲۔ بجٹ سے کم رقم ادا کرنے والی مجالس:۔ حیدرآباد ۔ سانگھڑ ۔ چک ۱۲۷ ۔ نصرت آباد اسٹیٹ ۔

۳۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس:۔ کوٹ احمدیاں ۔ محمد آباد اسٹیٹ ۔ نبی سر روڈ کوٹ عبداللہ ۔ محمود آباد اسٹیٹ ۔ ناصر آباد اسٹیٹ ۔ کنری ۔

۴۔ نادہند مجالس:۔ بدین ۔ نواں کوٹ احمدیاں ۔ جھنڈو ۔ ظفر آباد دیہہ لونکا ۔ ظفر آباد دیہہ لابینی ۔ دادو ۔ رادھن جوہی ۔ میرپور خاص ۔ جیمس آباد ۔ ڈگری چک ۱۵ ۔ نو کوٹ شہر ۔ احمد آباد ۔ منصور آباد ۔ نسیم آباد ۔

۹۔ کوئٹہ ڈویژن

۱۔ سو فی صدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ ×

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ کوئٹہ ۔

۳۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس:۔ ×

۴۔ نادہند مجالس:۔ مچھ ۔ سبی

۱۰۔ کراچی

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ کراچی ۔ ڈرگ روڈ ۔

۲۔ بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس: ہائیر سکنڈ

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ نصرت کا بازو ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف اور پریشانی ہے ۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

(چوہدری سلطان احمد ۔ گوکھووال چک ۲۷۶/R-B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور)

قرض اور قراض

(بقیہ صفحہ ۶)

نقصان کا ذمہ دار نہیں خواہ اس نے شرائط معاہدہ میں کوئی ذمہ داری قبول کی ہو یا نہ کی ہو۔ ہاں اس پر اس وقت ذمہ داری عاید ہو گی جبکہ وہ بد دیانتی کوتاہی یا لاپرواہی سے نقصان کرے ورنہ وہ ذمہ دار نہیں ہو گا۔

اسی طرح یہ شرط بھی ناجائز ہے کہ فریقین میں سے کوئی فریق اپنے لئے منافع کے طور پر کوئی معین رقم مخصوص کرے۔ ایسی شرط کی وجہ سے خود معاہدہ فاسد ہو جائے گا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کاروبار کو جاری رکھنے کی صورت میں وہی احکام عاید ہوں گے جو اوپر مضاربت فاسدہ کے بیان میں آ چکے ہیں۔

اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ تقسیم منافع میں ابہام پیدا ہو گیا ہے کیونکہ جو شرط طے پائی تھی وہ ناجائز ہے اور فریقین نے تقسیم منافع کی شرح کے متعلق کوئی اور فیصلہ کیا نہیں۔ اس لئے اس شرط کی وجہ سے عقد مضاربت بہرحال فاسد ہو گا۔ اس کی صحت کا کوئی احتمال نہیں۔ چنانچہ فقہا نے لکھا ہے

اذا عین ھذا مخصوصاً من الربح کان قال لہ اعمل فی ھذا المال مضاربۃً ولک عشرون جنیھاً من الربح فان العقد یکون فاسداً

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ صـ۴۶ جلد ۳)

یعنی اگر کوئی فریق معین منافع اپنے لئے مخصوص کرے جیسے مثلاً روپیہ دیتے وقت لینے والے کو یہ کہے کہ مضاربت کے طور پر تم یہ کام کرو تمہیں منافع میں سے بیس پونڈ معاوضہ دیا جائے گا تو یہ قرارداد جائز نہیں ہو گی اور اس سے عقد مضاربت فاسد ہو جائے گا۔

اوپر بیان کردہ تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) اگر روپیہ دینے والے نے منافع کے بغیر روپیہ دیا ہے اور لینے والے نے ضروریات زندگی کے لئے معقول وجوہات کی بنا پر یہ روپیہ لیا ہے تو روپیہ قرض ہے اس کی واپسی بہر صورت اس پر واجب ہو گی اور اگر حوادث زمانہ کی وجہ سے وہ مجبور و معذور ہے تو حکومت اور سوسائٹی کا فرض ہے کہ وہ اس روپیہ کو ادا کرے اور قرض دینے والے کا نقصان نہ ہونے دے۔

(۲) اگر روپیہ آرام و آسائش یا کاروبار کے فروغ کے لئے لیا گیا ہے اور دینے والے نے کسی منافع کی شرط کے بغیر روپیہ دیا ہے تو یہ روپیہ بھی خالص قرض ہے اس کی ادائیگی لینے والے پر اسی طرح واجب ہے جس طرح صورت اول میں واجب تھی۔ لیکن مصائب کے چکر میں آ کر اگر وہ کنگال ہو گیا ہے اور دوسروں کی حسب استطاعت مدد کے باوجود وہ سارا روپیہ ادا نہیں کر سکتا تو بقیہ نقصان روپیہ دینے والے کو برداشت کرنا پڑے گا۔

(۳) اگر روپیہ دے کر اس کے عوض میں جائداد رہن لی ہے اور قبضہ کے بعد اس سے نفع حاصل کر رہا ہے تو روپیہ اگرچہ قرض ہے اور اس کی ادائیگی اسی حیثیت سے ہو گی۔ لیکن اگر کسی حادثہ کی وجہ سے رہن تباہ ہو جائے تو راہن کے ذمہ سے قرض بھی ساقط ہو جائے گا

(۴) اگر روپیہ دینے والے نے روپیہ دیتے وقت منافع کی شرط منوائی روپیہ خواہ کاروبار کے لئے دیا ہو یا قرض کے طور پر۔ ضمانت میں ہو اس کے نام جائداد رہن کی ہو یا نہ کی ہو۔ نقصان کی ذمہ داری روپیہ لینے والے پر ڈالی ہو یا نہ ڈالی ہو۔ منافع کی مقدار معین کی ہو یا شرح کے مطابق منافع لینا طے کیا ہو گوئی بھی صورت ہو جائز یا ناجائز۔ اگر کسی حادثہ کی وجہ سے نقصان ہوا اور روپیہ ضائع ہو گیا۔ تو ایسی شرائط کے باوجود نقصان روپیہ دینے والے کا ہو گا۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کے اصول کے مطابق لین دین کی یہ طرز عقد مضاربت ہے۔ جائز مشروط کی صورت میں مضاربت صحیحہ اور ناجائز شرائط کی صورت میں مضاربت فاسدہ۔ مضاربت کی کوئی بھی صورت ہو عامل یعنی محنت کار نقصان کا ذمہ دار نہیں ہو گا بلکہ الخراج بالضمان کے اصول کے پیش نظر رب المال یعنی روپیہ دینے والا اس نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔ ہاں اگر محنت کار نے بد دیانتی۔ کوتاہی یا لاپرواہی سے نقصان کیا ہو تو اس کی ذمہ داری اس پر عاید ہو گی۔

باقی رہی یہ بات کہ نقصان کے کیا معنے ہیں اور سرمایہ کے ضائع ہونے کا کیا مطلب ہے تو اس کی تفصیلات حسب حالات و ثبوت قضاء یا عدالت طے کرے گی واللّٰہ اعلم بالصواب وھو المستعان والیہ المرجع والمآب

مخلوط انتخابات کا بل منظور ہو گیا

کراچی ۲۲ر اپریل آج قومی اسمبلی میں تمام ملک کے لئے مخلوط طریق انتخاب کا بل منظور کر لیا گیا اس بل پر گزشتہ تین دن سے بحث جاری تھی۔ اس کے علاوہ آج کے اجلاس میں انتخابی حلقوں کی نئے سرے سے حد بندی اور انتخابی فہرستوں کی تیاری کا بل بھی منظور کیا گیا۔

تمام ملک کے لئے مخلوط طریق انتخاب کا بل صبح کے اجلاس میں منظور کیا گیا۔ اس سے قبل اسمبلی نے ڈپٹی سپیکر مسٹر سی۔ ای۔ گبن کی ایک تحریک جو دو کے مقابلہ میں چھتیس ووٹوں سے مسترد کر دی تھی جس میں بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ایوان نے نظام اسلام پارٹی کے مولوی فرید احمد کی ایک ترمیم بھی مسترد کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ تمام پاکستان میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کیا جائے

بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے جہادِ کبیر میں

۳۱ مارچ تک سو فیصدی وعدے پورا کرنے والوں کی دعائیہ لسٹ

(۲)

(۱) اس فہرست میں صرف وہی نام ہیں جن کا وعدہ فروری و مارچ میں سو فیصدی پورا ہوا ہے۔ خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے۔ اگر کسی دوست نے سال ۲۳ یا ۱۳ ادا کیا ہے۔ مگر اس کا نام فہرست ھذا میں نہیں تو گھبرائیں نہیں مگر وکیل المال تحریک جدید کو فوری لکھیں۔ جواب واپسی دیا جائیگا انشاء اللہ العزیز

(۲) تحریک جدید کے وعدے کرنے والے احباب اور عہدہ داران کو معلوم ہو جائے۔ کہ تحریک جدید بیرونی ممالک کے مبلغین کو مئی۔ جون میں کچھ اخراجات پیشگی ارسال کرتی ہے یہ عمل اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کا وعدہ بھی ۳۱ مئی تک ادا ہو جائے۔ تا تحریک جدید اخراجات بھیج سکے اس لئے آپ سے عرض کیا جا رہا ہے کہ آپ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ پورا کر کے سابقون میں بھی ہو جائیں اور سلسلہ کو بھی فائدہ ہو۔

(۳) ۳۱ مئی تک ادا کرنے والے احباب کے نام کے ساتھ اچھا کام کرنے والے کارکنان کے نام بھی دعا کے لئے حضور میں پیش کئے جاویں گے۔ اور کوشش ہوگی کہ شائع بھی کئے جائیں۔

(۴) یہ دعائیہ فہرست اخبار الفضل کے علاوہ ان جماعتوں کو بھی ارسال ہو رہی ہے جن کے نام لسٹ میں شائع کئے گئے ہیں۔ تا جماعتیں مزید کوشش فرمادیں۔ وکیل المال تحریک جدید۔

شیخوپور

وعدہ اول ۳۹۷۸/۴ دوم ۷۱۹/۵ = ۴۶۹۸

وصولی ۳۷۹/۲ ۳۷۹/۱۲ ۷۵۹

ایک اطلاع کے مطابق عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ شاندار طریق سے اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

آمنہ بی بی اہلیہ حکیم مرغوب اللہ صاحب ۲۳/-

منشی احمد علی صاحب ۱۹/-

صالحہ بنت سمیع اللہ ابن حکیم مرغوب اللہ صاحب ۶/۸

صدیقہ و ثریا دختران ۵/۸

منیرہ بیگم اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب ۱۶/-

چوہدری داؤد احمد صاحب ۱۱/-

عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر ۵۵/-

شیخ حبیب اللہ صاحب ۲۷/۸

عزیزاں حکیم عبدالرزاق صاحب و اہلیہ صاحبہ ۸۲/-

عزیزان و اہلیہ حکیم ظفر الدین صاحب ۷۱/-

شاہدرہ

وعدہ اول ۱۱۰/- دوم ۶۰/- = ۱۷۰

وصولی ۴۰/- ۶/- ۴۶/

حکیم مختار احمد صاحب ۶۰/-

بابو عبدالرشید صاحب ۶/-

بیگم کوٹ

وعدہ اول ۳۶۰/- دوم ۲۵۴/۶ = ۶۱۴

وصولی ۲۲۰/- ۱۶/-

مولوی صاحب از راہ کرم دفتر دوم کی طرف توجہ فرمادیں

سید ابرار حسین صاحب کلرک ماچس فیکٹری ۲۰/۵

منجانب رسول کریم صلعم و مسیح موعود علیہ ۵/- اہلیہ ۵/- و بچگان ۱۰/- ۲۰/-

آنبہ

وعدہ اول ۳۳۹/۱۲ دوم ۲۸۰/۶ = ۶۲۰ جزاکم اللہ

کل وصولی ۳۱۰/۱ ۱۲۶/۱۳ ۴۳۷ احسن الجزاء

محمد الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵۷/۱۰

والد صاحب مرحوم عید بخش صاحب ۶/۵

حاجی محمد عیسیٰ صاحب مع اہلیہ ۶۴/۶

خاندان حاجی صاحب ۳۰/۱۱

ملک عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۵/۲

حکیم محمد الدین صاحب بمعہ بچگان ۵/۱۲

مطلوب بیگم ۱/۱، فروزہ بیگم ۵/۱۲، بشریٰ بیگم ۱۲/۶ ۱۸/۹

امۃ الحمید صاحبہ ۵/۸

ملک عبدالحمید صاحب ۶/۴

سکنیہ والا

وعدہ اول ۱۹/- دوم ۱۰۲/- = ۱۲۱/

وصولی ۱۷/- ۵۳/۱۲ ۷۱/-

ماسٹر محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال کی کوشش قابل شکریہ ہے امید ہے کہ ۳۱ مئی تک تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا ہو جائیگا اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔

میاں غلام احمد صاحب صراف ۱۲/- و اہلیہ صاحبہ ۵/- ۱۷/-

میاں غلام محمد صاحب صراف ۵/-

میاں بشیر احمد ۵/۸ و میاں احمد دین صاحبان ۵/۴ ۱۰/۱۲

میاں علی محمد صاحب ۵/۸ محمد یعقوب صاحب زرگر ۵/- ۱۰/۸

میاں شبیر محمد صاحب کھوکھر ۵/-

شیخ محمد شریف صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰/۸

محمد الدین صاحب کھوکھر ۵/- میاں شیر محمد صاحب زرگر ۵/- ۱۰/-

شاہ مسکین

وعدہ اول ۱۰۲/- دوم ۵۹/۱ = ۱۶۱

وصولی × ۱۳/۸ ۱۳/۸

کارکن احباب خاص توجہ فرمادیں اور ۳۱ مئی تک ادا فرمادیں۔

ضلع شیخوپورہ کے حلقہ میں کئی زمیندار جماعتیں ایسی ہیں کہ ان کی طرف سے ان چھ ماہ میں کچھ بھی ادا نہیں ہے۔ ان سب سے عرض ہے کہ اس فصل تک وہ ۳۱ مئی تک یا حد جون کے پہلے حصہ میں اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرمادیں۔ وکیل المال تحریک جدید

بھینی

وعدہ اول ۵۴/۴ دوم ۳۶/۸ = ۹۱

وصولی ۱۰/- ۳۰/- ۴۰/

چوہدری جان محمد صاحب ۳۰/-

پنڈی چری

وعدہ اول ۴۱/۴ دوم ۳۷/۴ = ۷۸

وصولی ۴۱/- ۳۷/۴ = ۷۸

احباب کرام اور عہدہ داران کا بہت بہت شکریہ ہے

میاں عبدالرحمان صاحب راجپوت زرگر ۲۳/-

میاں ولی محمد بھٹی راجپوت ۱۸/-

مریم بی بی اہلیہ میاں عبدالرحمٰن صاحب ۱۸/-

میاں نور احمد صاحب بھٹی ۱۵/-

میاں محمد حسین صاحب ۸/-

فضل محمد ولد میاں ولی محمد صاحب ۶/۴

سیداں بی بی اہلیہ ۸/۲

چک ۱۱۷ چھور

وعدہ اول ۴۸۸/۶ دوم ۵۱۵/۲ = ۱۰۰۳

وصولی ۱۳/۸ × ۱۳/۸

بفضل خدا تعالیٰ امید ہے کہ گذشتہ روایات کے مطابق احباب ۳۱ مئی تک سو فیصدی ادا کریں گے۔

چوہڑکانہ منڈی

وعدہ اول ۵۲/۱۳ دوم ۱۹۱/۲ = ۲۴۴

وصولی ۵۲/۱۳ ۱۰۰/۲ ۱۵۰

کارکنان کی سعی قابل شکریہ ہے۔

شیخ محمد علی صاحب انبالوی معہ اہلیہ و بچگان ۳۱/۱۱

زینب بی بی اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب ۲۱/۲

ماسٹر جان محمد ٹیچر ماسٹر معہ بیوی بچے ۱۲/۱۴

ابراہیم صاحب سیکرٹری مال معہ بیوی بچے ۱۵/۸

فضل الدین صاحب بزاز معہ اہلیہ صاحبہ ۹/۴

معراج الدین صاحب ۵/۲ عبدالرحمٰن صاحب ۵/۱۱ ۱۰/۱۳

حکیم شیخ شبیر علی صاحب ۵/۳

حاجی محمد صاحب واچ مین ۵/۴

میاں بوٹے خان صاحب و اہلیہ صاحبہ ۲۶/-

شبیر محمد صاحب دادا پوترے ۵/۱۲

عبدالعزیز صاحب ۵/۳ نور محمد صاحب ۵/۳ ۱۰/۶

عصمت اللہ صاحب ۵/۲

رکھ نو

وعدہ اول ۱۹۴/۱۳ دوم ۱۱۰/۱۱ = ۲۰۹

وصولی ۱۵۴/۱۳ ۹۳/۱۳ ۲۴۸

عہدہ دار توجہ فرمادیں یہ کمی اضافہ سے ۳۱ مئی تک تبدیل ہو جائے۔

مستری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال ۱۰/۸

حکیم علی احمد صاحب معظم ۴۹/۴

اہلیہ و بچگاں و والدین مرحوم مستری اللہ دتہ ۵/۱۰

قریشی غلام محمد صاحب ۶/-

اہلیہ صاحبہ ۷/۹ والدین مرحوم حکیم علی احمد صاحب ۹/۱ ۱۶/۱۰

چک ۵ رتیاں

وعدہ اول ۲۹/۵ دوم ۵۲/۱۲

وصولی ۲۸/۱۴ ۵/-

چوہدری عبدالمجید صاحب ۵/۶ چوہدری کمال الدین صاحب ۵/۲ ۱۰/۸

چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال ۱۸/۸

خانقاہ ڈوگراں

وعدہ اول ۲۹/- دوم ۳۵/۱۴ ۶۵/۴

وصولی ۲۰/- ۱۵/۱۲ ۳۶/-

شیخ محمد نصیب صاحب عارف امیر جماعت ۱۲/۴

میاں محمد طفیل صاحب ۵/۱۲

صوبیدار عبدالرحمان صاحب ۵/۱۲

چوہدری نذیر احمد صاحب معہ دختر ۷/-

بچیکی چک ۳۵ ۳

وعدہ اول ۱۶۰/۵ دوم ۱۸۸/۱۴ = ۳۴۹

وصولی ۲/- ۲۰/۴ = ۷۲

کارکن احباب پوری جدوجہد سے اس غیر معمولی کمی کو ۳۱ مئی تک نمایاں اضافہ سے تبدیل فرمادیں۔

چوہدری قاسم علی صاحب ۶/۴ چوہدری محمد حسین صاحب ۶/- ۱۲/۴

مریدکے

وعدہ اول ۴۷/۸ دوم ۶۹/- ۱۱۷/-

وصولی ۴۷/۸ ۲۰/۲ ۶۸

امید ہے کہ دفتر دوم بھی ۳۱ مئی تک سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔

پڈیانوالہ

وعدہ دوم ۳۲/۸ احباب توجہ فرما کر ادا فرمادیں

سانگلہ ہل

وعدہ اول ۴۸۴/- دوم ۶۱۵/۴ = ۱۱۰۰

وصولی ۹۸/۴ ۶۲/۱۱ = ۱۶۱

بفضل خدا امید ہے کہ ۳۱ مئی تک سارے ہی وعدے ادا کر دیں گے۔

میاں نور محمد صاحب ۱۰/-

محمد علی صاحب ۸/- ممتاز بیگم صاحبہ ۵/۳ ۱۳/۳

کوٹ سوندھا

وعدہ کل ۵۰/۸ ۳۱ مئی تک زمیندار احباب ادا فرمادیں

کرم پورہ میراں پور

وعدہ دوم ۱۱۴/۱۳ زمیندار احباب ۳۱ مئی تک سو فیصدی وعدہ پورا کریں۔

ننکانہ صاحب

وعدہ دوم ۲۰۴/۸ وصولی ۴/۲ ۲۰۴/۸

یہ وعدہ بھی ۵۰٪ کے قریب ادا ہے امید ہے کہ ۳۱ مئی تک سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔

صوفی چراغ بیگ صاحب ۵/۱۰ اہلیہ صاحبہ ۶/۸ [illegible]

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان ۱۵/- ۱۰/۸ [illegible]

چراغ الدین صاحب آدم پوری ۸/-
شریف احمد صاحب ٹانوالی ۸/۴
مرزا خورشید احمد صاحب معہ بچگان ۷/۱۲
چوہدری برکت علی صاحب ۷/۸
ماسٹر اللہ داد صاحب سید نور احمد شاہ صاحب ۱۱/۴
ملک محمد جمیل صاحب ۱۷/-
میاں رحمت اللہ صاحب ۴۰/-
حافظ عبد الرشید صاحب مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۳/۴

بارڑیانوالہ

وعدہ دوم ۲۲/۱۰ وصولی ×

پکھی آنا جھراں

وعدہ دفتر دوم ۱۰۹/۸ وصولی ۸۱/۱۲
نئی جماعت ہے وصولی قابل شکریہ ہے۔
چوہدری احمد علی خاں صاحب صدر ۷/-
عبد العزیز صاحب ۹/۴
محمد بشیر صاحب و اہلیہ صاحبہ ۹/۴ ۹/۴ ۱۸/۸
مولوی غوث محمد صاحب ۹/۴
راج بی بی اہلیہ ملک ابراہیم صاحب ۵/۴
غلام احمد صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ۱۷/۸
محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال معہ بچگان ۱۶/۱۲

بلڑکے

وعدہ دوم ۶۲/۱ وصولی ×

بھوئیوال

وعدہ دوم ۵۳/۱۲ وصولی ×

بیدا اپور

محمد حیات صاحب پٹواری ادا ۹/-
وعدہ دوم ۵۸/۵ وصولی ۳۲/۱۱
چوہدری بشیر احمد صاحب ۵/۸ } والدین
غلام مصطفیٰ صاحب برادر ۵/۸ ۵/۸ } ۱۶/۸
چوہدری مبارک احمد صاحب ۶/-
مولوی عبد الکریم صاحب ۵/۴
قمر الدین صاحب نیر ۵/-

چک دھیدو

وعدہ دوم ۲۷/۸ وصولی ×

کوٹ کوجہ

وعدہ دفتر دوم ۵۹/۳ وصولی ۴۳/۳
فاطمہ بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب ۵/-
عزیز بی بی اہلیہ علی محمد صاحب ۵/-
عمر بی بی اہلیہ مبارک علی صاحب ۵/-
جاگ بھری والدہ رحمت علی صاحب ۵/-
خورشید بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب ۵/-

ڈھیرے دادا دو

وعدہ دوم ۸/۴۴ وصولی ۲۶/۱۲
چوہدری سید محمد صاحب معہ اہل و عیال ۱۰/۱۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب ۶/-
" محمد رفیق و محمد صدیق صاحبان ۵/۲
" محمد حنیف صاحب ۵/-

کالسیاں

وعدہ دوم ۶۰/- وصولی ۱۰/۸

کوٹ باجوہ

وعدہ دوم ۵۵۳/- وصولی ۱۸/-

ملکہ حاجی

وعدہ دوم ۵۵/- وصولی ×

کوٹ دیالداس

وعدہ دوم ۱۱۷/- وصولی ۷۴/۵
چوہدری محمد خاں صاحب معہ اہل و عیال ۱۱/-
چوہدری امیر احمد صاحب ۵/-
" محمد رفیق صاحب ۷/۳
" ھدایت خاں صاحب ۵/-
ناصر احمد ولد جلال خاں صاحب ۵/-
چوہدری حاکم علی خاں صاحب ۵/۲
" کریم خان صاحب ۵/۴
" محمد طفیل صاحب ۵/-
" علی محمد صاحب ۵/۴
" عبد الرحمان صاحب ۵/-
" غلام محمد صاحب ۷/۱۲

کوٹ رحمت خاں

وعدہ دوم ۲۲۱/- وصول ۸۶/۶

مرڑھ بلوچ

وعدہ دوم ۷۲/- وصولی ×

نانو ڈوگر

وعدہ دوم ۱۸۹/۸ وصولی ۱۰۵/۱۱
ملک شیر محمد صاحب ۱۷/۲
ملک محمد عاشق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۰/-

چک ۱۶ جید

وعدہ دوم ۳۶/۱۲ وصولی ×

چک $\frac{10}{43}$

وعدہ دوم ۱۴۶/۱۲ وصولی ×

بھوڑو چک

وعدہ دوم ۲۹۲/۱۵ وصولی ۲۱۸/-
دین محمد صاحب سیکرٹری مال ۱۰/۱۴
محمد صادق ولد گلاب الدین صاحب ۵/۱۴
غلام قادر ولد اللہ دتہ صاحب ۵/۴
عبد العزیز صاحب معہ والدہ صاحبہ ۱۵/۸
بشیر احمد صاحب سچیانی ۵/۴
ھدایت علی صاحب ۱۱/-
غلام محمد بمعہ اہل و عیال ۵/۳
احمد دین صاحب سیکرٹری تحریک جدید ۵/۳
برکت علی اکبر علی اصغر علی صاحبان ۵/-
مراد علی صاحب امیر جماعت ۱۲/۴
رشیداں بی بی زوجہ اصغر علی صاحب ۵/۴
خواجہ کمال الدین صاحب ۵/۸
مددا احمد صاحب ۵/-
محمد فاضل و محمد طفیل صاحب ۵/۳
قائم الدین صاحب ۵/۸
محمد علی ولد فتح محمد صاحب ۵/۱۴
حاکم بی بی صاحبہ ۱۱/۵
محمد شریف صاحب ۵/۴
محمد بخش صاحب ۵/۳
فرزند علی صاحب ۸/۶
نور محمد صاحب فضل الدین صاحب [illegible]

غلام رسول صاحب علی اکبر صاحب ۱۰/۸
احمد صاحب محمد علی صاحب ۱۰/-
ناصر احمد صاحب معہ والد ۵/۸

چک $\frac{22}{75}$

وعدہ ۶۳/۹ وصولی ۲۷/۳
محمد صدیق صاحب سیکرٹری تحریک جدید ۵/۴
سید محمد صاحب ۱۱/۷
اللہ جوائی و بھاگ بھری صاحبہ ۵/۴
مریم بی بی و ارشاداں بی بی ۵/۴

دھاندووالی ۳۳

وعدہ 128/۱۳ وصولی ۴۰/۱۲ ب

چک مرڑھ ۴۵

وعدہ دوم ۱۴۱/۳ وصولی ۱۵/۷
مولوی محمد بخش صاحب ۱۱/۱۱

نواں کوٹ ۷۹

وعدہ اول ۲۸۳/۷ وصولی ۵/-

کوٹلی ۱۱۷

وعدہ ۱۳۵/۱۲ وصولی ×

ذخیرہ رام پورہ

وعدہ دوم ۵۷/۴ وصولی ×

دھوکہ منڈی

وعدہ ۱۶/۵ وصولی ۱۱/۱۴

چیلیکی

وعدہ دوم ۳۷/- وصولی ۵/-

قلعہ سوجان سنگھ

وعدہ دوم ۲۸/۱۴ وصولی ۸/۱۲
نیاز احمد صاحب معہ خاندان، ابن منشی محمود احمد صاحب ۸/۱۲

چک ۲۹ ڈیرھ

وعدہ دوم ۹۵/۱۲ وصولی ۵/۱
چوہدری برکت علی صاحب ۵/۱

براہ راست افراد

محمد مغل چوکیدار سٹور مکینیکل سب ڈویژن جوبیانوالہ ۲۹/-
چوہدری نواب الدین چک ۳۳ دھاندووالی ۱۴/-
قادری اکبر محمود صاحب اوورسیر محکمہ نہر چیچو کی ملیاں ۱۰۲/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۲۳/-

ضلع منٹگمری

چک $\frac{6}{11\text{ ایل}}$

وعدہ اول دوم ۳۱۳/- وصولی ۲۲۶/۶
چوہدری رسول صاحب ۴/۳۴
صوفی غلام رسول صاحب ۱۵/۴
چوہدری شیر محمد صاحب ۱۱/۱۲
مہر بی بی صاحبہ ۳۲/۸
ہاجرہ بیگم صاحبہ ۲۴/۹
غلام محمد صاحب ۶/۲
مولوی محمد ابراہیم صاحب ۱۵/-
فتح محمد صاحب غلام حیدر صاحب ۶/۱۰ ۱۲/۱۰
نیاز احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان ۱۶/۶
اہلیہ فتح محمد صاحب و بچگان ۱۰/۱۵

خوشی محمد صاحب ۱۱/۱۲
غفور احمد ۵/۵ اہلیہ بی بی ۶/۴ ۱۱/۹

چک $\frac{90}{12\text{ ایل}}$

وعدہ اول دوم ۸۴/- وصول ۲۲/-

چک $\frac{30}{11\text{ ایل}}$

وعدہ اول دوم ۱۱۵۹/۸ وصولی ۸۱/۸
حکیم محمد نواب خاں صاحب ۱۸/- ناصر احمد ۵/- ۲۳/-

چک $\frac{285}{E \cdot B}$

وعدہ اول دوم ۹۳/- وصولی ×

چک $\frac{50}{12\text{ ایل}}$

وعدہ اول دوم ۷۵/- وصولی ×

چک $\frac{55}{20\text{ ایل}}$

وعدہ اول دوم ۵۲۳/- وصولی ۱۰۶/۸

چک $\frac{245}{E \cdot B}$

وعدہ اول دوم ۱۹۶/۲ وصولی ۱۵۳/-
ماسٹر عبد الرشید ۵/۲ غلام قادر ۷/۲ معہ اہلیہ ۵/- ۱۷/۴
ملک محمد لطیف صاحب ۵/۳ منظور بیگم ۵/۹ ۱۰/۱۲

چک ۱۲۸

وعدہ دوم ۴۰/- وصولی ×

چک $\frac{93}{12\text{ ایل}}$

وعدہ دوم ۲۴/۵ وصولی ×

میرک

وعدہ اول دوم ۸۶/- وصولی ۶/-

ھڑپہ

وعدہ دوم ۴۸/۳ وصولی ۱۰/-
فیروز دین صاحب معہ اہل و عیال ۱۰/-

گگو

وعدہ اول دوم ۱۸۵/- وصولی ۴۷/-
میاں عبد الحمید صاحب صدیقی ۲۵/-

دیپال پور

وعدہ اول دوم ۱۰۹/- وصولی ۳/۱۰

چیچہ وطنی

وعدہ اول دوم ۴۶/- وصولی ۶/۸
چوہدری نثار احمد صاحب ۶/۸

براہ راست افراد

چوہدری غلام احمد صاحب ایل پلاٹ ۲۹/-
حبیب الرحمن صاحب پیپلزانوالی ۸/۱
شادی خاں صاحب $\frac{113}{20\text{ ایل}}$ ۲۳/-

میاں چراغ الدین صاحب -/۲۷
بابو عبدالرحمٰن صاحب ۲۸/۸
محمد زمان صاحب ۱۵/۶
غلام حیدر صاحب ڈرائیور -/۵
بشیر احمد بابوہ ۱۰/۴
مستری عباس محمد صاحب -/۶
عبدالمنعم عبدالباسط صاحب ابن میاں عبدالحکیم صاحب -/۱۱
شفیق احمد صاحب عبداللطیف صاحب ۱۹/۴
عبدالرشید طارق عبدالسمیع ابن ۲۵/-
صالحہ مسرت خانتہ بیگم والدہ مرحومہ ۱۵/۱۲
حافظ کرم الٰہی صاحب ۵/۴
حلیمہ بی بی اہلیہ شیخ مولا بخش صاحب ۵/۴
چوہدری عبدالحمید صاحب بنی پورہ ۲۵/۸
محمد علی صاحب بھگت بنی پورہ ۵/۶
چوہدری محمد احمد صاحب ایم ایس سی -/۱۱
محمد صادق صاحب ترگڑی والے ۵/۸
اہلیہ صاحبہ بشارت احمد صاحب ابن ۹/۸
عبدالرشید برادر چوہدری عبدالحمید صاحب ۶/۸
چوہدری غلام احمد صاحب ۵/۴

باٹاپور

وعدہ دوم ۱۷۷/۸ وصولی -/۱۵
باٹاپور کے وعدہ کرنے والے احباب متوجہ ہو کر ۳۱ مئی تک سو فی صدی کریں۔
محمد رفیق صاحب -/۷

قصور

وعدہ اول -/۶۷۴ دوم ۲۴۶/۴ = ۹۲۰
وصولی ۶۹/۱۲ ۸۲/۱۲ ۱۵۲
ملک صاحب از راہ کرم خاص توجہ دیکر احسان فرماویں
خواجہ محمد عثمان صاحب -/۵۲
فاروقی محمد صادق صاحب ۱۷/۱۲
صوفی محمد عبداللہ صاحب جنرل سٹور -/۶
اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد عثمان صاحب ۵/۸
قریشی نور احمد صاحب ریلوے سٹیشن ۵/۸
ملک خلیل الرحمٰن صاحب -/۳۰
منشی قمر الدین صاحب ۷/۱۲

ہانڈو

وعدہ دوم ۲۲۵/۸ وصولی -/۳۳

منڈی پتوکی

وعدہ دوم ۳۶۸/۱ وصولی -/۱۱۷
چوہدری اللہ دتہ صاحب و اہلیہ صاحبہ -/۲۷

راجہ جنگ

وعدہ ۱۰۲/۸ وصولی ۷۸/۹

کوٹ رادھاکشن

وعدہ دوم ۹۹/ وصولی سو فی صدی
ملک ظہور الدین صاحب اہلیہ صاحبہ -/۹۹

ہڑپہ

وعدہ ۱۲/۵۰ وصولی ۸/۱۲ (حضرت ولی محمد صاحب اہلیہ و بچگان ۱۲/۸)

براہ راست افراد ضلع لاہور

عبدالغنی وارث شیخ گلاب الدین صاحب چونیاں دفتر اول ۶/۱۰
چوہدری محمد علی صاحب ذریعہ راجہ جنگ -/۱۴
کیپٹن بشیر احمد صاحب لاہور -/۵۰

بیگووال

وعدہ دوم ۳۶/۷ وصولی ۳۶/۷
نیاز احمد صاحب سید محمد صاحب ۱۰/۱۴
بشیر احمد صاحب محمد شفیع صاحب ۱۰/۵
محمد حسین صاحب منظور احمد صاحب ۱۰/۲
صلاح صاحب ۵/۲

چنگا بنگیال

وعدہ دوم ۲۸/۱ وصولی ۱۱/۱۳
منشی نتھے خاں محمد حنیف صاحب ۱۱/۱۳

ضلع کیمبل پور

وعدہ اول دوم -/۹۳۵ وصولی ۴۴۵/۱۰
شیخ محمد الدین صاحب -/۲۵
بابو طفیل احمد صاحب -/۱۵
محمودہ اہلیہ عبدالمنان ناہید -/۳۸

کوٹ فتح خاں

وعدہ اول دوم /۱۶۲۵ وصولی ۷۴۹/۱۴/۶
سید منیر احمد صاحب -/۶

واہ کینٹ

وعدہ اول دوم /۸۸۷ وصولی ۱۱۱/۴
ملک مشتاق احمد صاحب -/۴۲
عبدالقیوم میاں سلطان احمد -/۱۲
بشیر احمد صاحب ضیاء ۱۰/۸
محمد اسلم صاحب مراد بیگ ۱۰/۸
نثار احمد صاحب -/۶

محمودہ

وعدہ اول دوم ۱۲۹/۶ وصولی ×

مانسر کیمپ

وعدہ دوم ۵۰/۱۲ وصول ×

افراد کیمبل پور

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ایم اے شادی خان ۳۰۰

میانوالی

وعدہ دفتر اول دوم ۱۱۸/۸ وصولی -/۳۷

بھکر

وعدہ دفتر اول دوم -/۱۹۰ وصولی -/۵۰
حاجی نصیر الحق صاحب معہ اہل و عیال -/۵۰

داؤد خیل

وعدہ دفتر دوم ۱۱۴/۴ وصولی ۳۳/۸
سکندر حیات صاحب پراچہ -/۱۰
فضل الرحمٰن صاحب سعید ۱۳/۸

لیاقت آباد

وعدہ دفتر دوم /۱۷ روپے وصولی ×

مظفر گڑھ

وعدہ دفتر اول و دوم -/۱۲۱۶ وصولی -/۱۵۵
چوہدری نذیر احمد صاحب سناولی -/۱۰۰
استانی زینب بی بی صاحبہ ایس وی -/۵۵

لیہ

وعدہ دفتر اول دوم -/۳۲۸ وصولی -/۱۰۶
ماسٹر امیر عالم صاحب -/۲۶
محمد سعید صاحب پٹواری نہر -/۱۰

علی پور گھلواں

وعدہ دفتر اول دوم ۳۳۳/۱۲ وصولی -/۱۷
منشی محمد مستقیم صاحب شیخ محمد صادق صاحب /۱۷

شہر سلطان

وعدہ دفتر دوم ۴۸/۸ وصولی -/۶

چک ۹۳

وعدہ دوم ۷۲/ وصولی ×

دائرہ دین پناہ

وعدہ اول و دوم -/۵۱۵ وصولی ۱۱۴/۹
چوہدری احمد الدین صاحب ۱۵/۹

ڈیرہ غازیخان

وعدہ اول و دوم -/۶۷۷ وصولی -/۴۰۲
ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈی۔ آئی ایس ۳۲/۴
مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر -/۱۷
محمد خاں صاحب احمد خاں صاحب ۱۱/۴
سیدہ صالحہ بانو صاحبہ رشیدہ بانو ۱۱/۱۱
سید علی احمد صاحب ۵/۵

چاہ اسماعیل والا

وعدہ اول دوم /۱۶۱ وصولی ۳۲/۴
حاجی حسن خاں صاحب ۳۲/۴

کوٹ قیصرانی

وعدہ اول دوم -/۳۴۷ وصولی -/۱۹۵
غلام حیدر صاحب محمد عمر خاں ۲۷/۸
ہمشیرہ سردار منظور احمد صاحب -/۵
والدہ 〃 〃 〃 〃 -/۸
اہلیہ صاحبہ سردار امیر محمد خاں صاحب -/۱۲۰

رکھ مور جھنگی

وعدہ دفتر دوم -/۶۱ وصولی ×

سہرانی لبستی

وعدہ دفتر دوم -/۷۳ وصولی -/۶۷
حاجی عبدالقادر صاحب -/۶۷

شادن لنڈ

وعدہ دفتر دوم ۳۴/۴ وصولی ×

فاضل پور راجن پور

وعدہ دفتر دوم اول -/۳۴۲ وصولی -/۵۷
چوہدری شریف الدین صاحب -/۵۰

مندرانی

وعدہ دفتر دوم ۲۲/۱۲ وصولی -/۱۵
منظور احمد خاں صاحب -/۱۰

گل گھوٹوں

وعدہ دوم -/۳۷ وصولی ×

براہ راست افراد

حاجی عبدالقدوس صاحب -/۱۷

ایبٹ آباد

وعدہ اول دوم -/۱۰۰۵ وصولی -/۱۹۸
شافعیہ صاحبہ عبدالرشید صاحب -/۱۲

مانسہرہ

وعدہ اول دوم /۹۶۲ وصولی -/۱۳۹
محمد عمر خاں صاحب اپیل نویس -/۸۰
آدم خاں صاحب ٹیچر ہائی سکول -/۴۵

حویلیاں

وعدہ اول دوم -/۵۹۱ وصولی ۱۷۷/۱۴
غلام حسین صاحب پنجابی کٹس شاپ -/۱۴۰
کرم بی بی والدہ امتہ الحمید اہلیہ مولوی محمد احمد ۱۱/۸
محمود احمد و منظور احمد پسران 〃 ۱۰/۶

بالاکوٹ

وعدہ دوم ۷۵/۴ وصولی -/۳۶
غلام سرور خاں صاحب -/۹
ایم حفیظ اللہ صاحب غلام ربانی ۱۴/۱۲
نواب خاں صاحب عبدالرحمٰن صاحب ۱۲/۴

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مکرم عبدالستار صاحب فیس کلرک فضل عمر ہوسٹل نے کالج کے طلباء سے نہ صرف وعدے لے کر ارسال کئے۔ بلکہ طلباء سے قریباً ۷۵٪ فیصدی کی وصولی بھی ۱۳ مارچ تک داخل کر دی ہے۔ وکیل المال صاحب موصوف کا خصوصاً پورا کرنے والے طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ امید ہے کہ جو کسر ہے وہ بھی اگلے ماہ میں پوری ہو جائے گی۔

لطیف احمد صاحب طارق فرسٹ ایر -/۵
جہانگیر بخش صاحب فرسٹ ایر وولنمبر ۲۱۷ ۱۰/۴
نیاز احمد صاحب تھرڈ ایر ۵/۴/۹
محمد خان صاحب جویا -/۵
چوہدری مبارک احمد صاحب -/۵
الیاس احمد صاحب بشیر -/۷
نعیم الدین احمد صاحب -/۵
بشارت احمد صاحب ۵/۸
منیر احمد صاحب سکنڈ ایر -/۱۱
حاجی بشیر احمد صاحب -/۵
مبشر احمد صاحب ۵/۹
عزیز احمد صاحب ۵/۱
سردار علی خان صاحب -/۵
مبارک احمد صاحب راجوری ۵/۴
نصیر احمد صاحب ناصر ۶/۵/۹

احباب گھسیانہ کی بقیہ فہرست

شیخ محمد بشیر صاحب پٹرول ڈیلر -/۳۲۴
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 /۱۶/۸
میاں محمود احمد صاحب -/۱۶/۴
سید حسن شاہ صاحب مہاجر ۱۵/۴
چوہدری عبدالجبار صاحب ۴۲/۸
چوہدری بشیر احمد صاحب -/۴۰
چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۲۲/۱۰
ماسٹر قدرت اللہ صاحب -/۱۹
سید منیر احمد شاہ صاحب ۷/۴
اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب ۷/۲
میاں علاؤ الدین صاحب و اہلیہ ۱۳/۸
میاں خیر الدین صاحب -/۵
محمود احمد پسر 〃 -/۵

برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید